

جستہ ڈال نمبر ۲۶۵

ماہواری رسا

شمس الام

۱۹۳۱ جنوری

کالہ دیو

ظہور احمد دیوبند

مقاومت

بھیرہ (پنجاب)

چند سالانہ

دور و پیچ (عنا)

Chand

بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشرائع الطریق فی العلماء قدوة السالکین
زبدۃ المعارفین امام العاشقین مولانا حاج محمد اکبر نوری نور اللہ مرقدہ

اغراض و مقاصد

۱۱ اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام
۱۲ اصلاح رسوم ۱۳ احیاء و اشاعت علوم دینیہ۔

قواعد و ضوابط

۱۱ رسالہ کی عام قیمت دور و پیہ سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب یا پھر پیہ یا اس کے زیادہ رقم
بعض اعانت ارسال فرمائیں گے۔ وہ مبادلہ خاص منتظر ہوں گے۔ ایسے حضرات کے
اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

۱۲ غریب اور مفلس اشخاص اور طلبا کیلئے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ سالانہ مقرر ہے۔

۱۳ ممبران حزب الانصار اور حزب الانصار کے معاونین کی خدمت میں رسالہ
بلا معاوضہ بھیجا جائیگا۔ چندہ ممبری کم از کم چار روپے ماہوار مقرر ہے۔

۱۴ جو صاحب کم از کم ۵ خریداریں گے۔ وہ معاونین میں شمار ہونگے۔ اور ان کی خدمت
میں ان کی خواہش پر ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔

۱۵۔ بذریعہ وی بی آر سال کرنے پر ہم زیادہ فرج ہوتے ہیں نیز بعض اصحاب بی بی آر کرتے ہیں
اسلئے دفتر کا نقصان ہوتا ہے۔ لہذا ہمہ خریداریاں زرخندہ بذریعہ آرڈر ارسال فرمایا کریں
۱۶ نمونہ کا چھپہ ہر کے ٹکٹ آنے پر ملے گا۔ مفت نہیں بھیجا جائے گا۔

۱۷ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو بھیرو سے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ چونکہ رسائل کے
چوروں کی آج کل کثرت ہے اسلئے جس صاحب کو نہ ملے۔ وہ یکم سے پہلے اطلاع دیں مہ
دفتر ذمہ دار نہ ہوگا **جملہ خط و کتابت و ترسیل زر**

منیجر رسالہ **مس الام بھیرو (پنجاب)** لکھنی چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہانہ
جریدہ

شمس المرام

جلد ۲	بابت ماہ جنوری ۱۹۳۱ء	مطابق ماہ شعبان و رمضان ۱۳۵۰ھ	نمبر شمار
صفحہ	فہرست مضامین		
۱	باب التفسیر	مدیر	۲
۲	باب الحدیث	مولوی محمد حنیف صاحب ساکن کوٹ موہن	۳
۳	باب الفقہ	مدرسہ	۶
۴	سکب جواہر	از ملفوظات خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ الغریز	۱۰
۵	رمضان المبارک	—	۱۷
۶	نظم	مولوی عبد المجید صاحب بھیروی	۱۸
۷	کارروائی حاکم	مدیر	۱۹
۸	جنب الانصار بھیرہ	—	—
۹	میرزا بیوں کی رسول سے دشمنی	مدیر	۴۱
۱۰	قادیانی مشن کا نصب العین	—	۴۳
۱۱	اشتہارات	—	۴۵
۱۲	وفات حاجی محمد سعید صاحب مہتہ بھیرہ پر اظہار افسوس	—	۴۷
۱۳	اشتہارات	—	۴۸

باب التفسیر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيُّهَا مَا تَخَذُونَ ط - (بارہ دوم سورہ بقرہ - رکوع ۲۶) ترجمہ - اے ایمان والو - لکھے گئے تم پر روزے جس طرح کہ لکھے گئے تھے - ان پر جو تم سے پہلے تھے - تاکہ تم پر نیز گار ہو جاؤ - دن گنتی کے او -

روح کی تروتازگی اور خواہشات نفسانی کی بربادی ایمان کا سب سے بڑا ثمرہ ہے۔ روح اصل سے پاک اور نفس راہِ دین کا موزی ہے۔ نفس کو مارنے والی اشیاء روح کے لئے باعثِ تقویت ہیں۔ کھانا۔ پینا اور جماع نفس کو بہت مغرب ہے۔ لہذا نفس کی قوت توڑنے کیلئے روزہ رکھنے کا حکم ہوا۔ روزہ کثرتِ شہوات و مقل لُغویات ہے۔ یہی روزہ دار صاحبِ تقویٰ بن جاتا ہے۔ انسان صبح کو سو کر اُٹھنے کے بعد تروتازہ ہوتا ہے۔ اور اس کے خواہش پھلنے سے تیز ہوتے ہیں۔ اور مجالس میں اختلاط سے دل لہو و لعب کی طرف فوراً راغب ہو جاتا ہے۔ اس لئے دن کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا۔ جس میں کھانے اور پینے اور جماع سے ممانعت کی گئی۔ نیز رات کو لُغویات سے محفوظ رکھنے کے لئے تراویح کا حکم ہوا۔ روزہ رکھنا پہلی اُمتوں پر بھی فرض تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سرِ راہ کی تیرہ وچودہ و پندرہ کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہودیوں کے لئے یوم عاشورہ اور منہنہ کا دن اور بعض دوسرے ایام کے روزے فرض تھے۔ اہم سابقہ کی مشابہت صرف فرضیت میں ہے مقدار اور ثواب اور احکام میں نہیں۔ اپنے نفس کو مغربات سے روکنے کی مشق انسان کو خدا کے راستہ میں ایثار و قربانی کے لئے تیار کرتی ہے۔

نیز کئی گناہ شدت غضب یا قوت شہوت کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔
روزہ ان ہر دو کو توڑنے میں مدد دیتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ **تَلْکُمُ**
تَتَّقُونَ۔ حدیث میں ہے سائے جو انوارِ انکارِ نہ کر سکے۔ تو روزے
رکھا کرو۔ محدودات سے اشارہ اس طرف ہے۔ کہ چاند دیکھ کر رمضان
شروع کرو۔ اور چاند دیکھ کر ختم کرو۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں یوم عاشورہ اور ہر ماہ میں تین روزے
رکھا کرتے تھے۔ جنگ بدر سے کچھ دنوں پہلے رمضان فرض ہوا۔ وہ روزے
منسوخ ہو گئے۔ مگر ان کا رکھنا جائز ہے۔ کیونکہ وجوب کی مٹوخی سے
جواز منسوخ نہیں ہوتا۔

باب الحدیث ختم نبوت !

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابَا أَحَدٍ مِنْ دُجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ سَيَكُونُ فِي امْتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ
اللَّهُ وَانَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ابْنِ جَدِّي اس حدیث کو ثوبان و ابو ہریرہ۔ ابن عمر و عمر
بن جذب و غیرہ رضی اللہ عنہم اصحاب کرام سے صحیح مسلم ترمذی ابو داؤد
و غیرہم نے روایت کیا ہے۔ یعنی صحاح ستہ کی متعدد و مستند کتب میں
مشہد و صحابہ سے منقول ہے۔ اب یہ حدیث بچند وجوہ قابل غور ہے۔
اول یہ کہ اس حدیث میں حضور نے دو باتوں کی پیش گوئی فرمائی ہے
ایک یہ کہ میرے بعد چھوٹے نبوت کے مدعی ہونگے۔ دوم یہ کہ کوئی
نبی میرے بعد مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔ اس مدعی کو مختلف روایات
میں متعدد طریق سے حضور نے بیان فرمایا۔ ایک تو یہ بیان ہوا۔
دوسرا، کنز العمال کی جلد ۲ میں ثوبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی آخر الزماں

۳) صحیح بخاری میں قرب قیامت کی علامات میں بیان ہے۔ حدیث بیعت کذابوں کذابوں قریب من ثلاثین کلہم۔ یزعم انه رسول اللہ یعنی قیامت کے نزدیک تیس جھوٹے دجال اٹھیں گے۔ اور ہر ایک نبوت کا دعویٰ کریگا۔ (۱) ترمذی میں ہے۔ لا تقوم الساعة حتی یبیعت کذابون کذابون قریبین ثلاثین کلہم یزعم انه رسول اللہ یعنی جب تک دنیا میں قریب تیس کے جھوٹے دجال پیدا نہ ہوں گے۔ قیامت قائم نہ ہوگی۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ (۲) صحیح مسلم میں جابر بن سمر سے روایت ہے۔ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی یدی الساعة کذابین فاحذروہم۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضور سے سنا کہ آپ نے اپنی تمام امت سے فرمایا کہ قیامت کے قریب جھوٹے مدعی ہونے والے ہیں۔ ان سے بچو۔ مقام غور ہے۔ کہ جھوٹوں کے آنے اور ان سے بچنے کی تاکید کس طرح ہو رہی ہے۔ مگر کسی جدید نبی کے آنے اور اس پر ایمان لانے کی کوئی خبر یا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا۔ حالانکہ اس کا ذکر بھی ضرور تھا۔ تبسری چوتھی اور پانچویں حدیث میں نہایت صاف طور سے یہ بیان ہے۔ کہ ان کا ذب مدعیوں سے لے بعد از حضور تا قیامت کوئی وقت معین نہیں ہے۔ بلکہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت میں زیادہ ہونگے۔ یعنی اگرچہ کا ذب مدعی حضور کے آخر وقت سے شروع ہونگے۔ مگر تدریجا ان کا تسلسلہ قیامت تک رہے گا۔ ایسا وقت کوئی نہ ہوگا۔ کہ کہا جائے۔ کہ اس پیشینگوئی کا وقت تمام ہو گیا ہے۔ اور الفاظ حدیث نیچے نبی کے آنے کے باطل خلاف ہیں۔ اگرچہ بھی آنے والے ہوتے تو احادیث میں ان کا ذکر بھی ضرور ہوتا۔ اور جس طرح جھوٹوں سے بچنے کی تاکید ہے۔ عا ہذا لقیاس ان را شبہاؤں پر ایمان لانے کی ترغیب مع التاکید ہوتی۔ کیونکہ جس طرح جھوٹوں سے اجتناب لازم ہے۔ ایسا ہی سچوں کا اہتمام لازم اور ضرور ہے۔ مثلاً آنا چاہئے تھا کہ سب بیعت تحت نبوتی انبیاء امۃ فاما منوا بھم۔ لیکن اس کا کسی روایت میں نشان گمان تک نہیں ہے۔ اور جھوٹوں کے حق نہایت

صفائی ہے لانی بعدی فرما کر مختلف طریق سے ہر قسم کی نبوت کی نفی فرمائی ہے کسی قسم کی تخصیص کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔ الفاظ حدیث اور قرینہ سابق و لاحق سب شاہد عموماً ہیں۔ اور ضعیفی نبی کی نفی ثابت ہوتی ہے لیکن افسوس کہ اس کے خلاف آنکھوں پر جہالت اور تعصب کی بیٹی باندھ کر ان حدیثوں میں بلا دلیل تخصیص کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اور عوام کو قریب دی کیلئے وہ اقوال پیش کئے جاتے ہیں جو کسی دلیل عقلی یا نقلی سے مخصوص ہوں۔ اور حضور کے طریقہ نفی عموماً پر ذرا غور نہیں۔ کیونکہ جناب نے ہمیں اشارہ کیا کہ بھی تخصیص نہیں فرمائی۔ کہ اس بیان میں پہلا طریقہ لانی بعدی ہے۔ اسی طریقہ کی حیدر احادیث اس وقت پیش نظر ہیں۔ انصاف بکار ہے کہ آیا ان میں تخصیص کا کہیں اشارہ بھی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے۔ انا آخر الانبیاء میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں۔ ابن ماجہ میں اس طریقہ مع التامکید ہے۔ خالی آخر الانبیاء۔ اس میں شبہ نہیں کہ میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں صحیح مسلم۔ جو تھا طریقہ۔ انا خاتم الانبیاء۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ یعنی میں تمام انبیاء کو ختم کرے والا ہوں۔ ان طریقہ ثلثہ میں تو لانی بعدی کی طرح لائے نفی جنسی کا نہیں ہے۔ اور جولافتی الایق والاقرب دیتے ہیں۔ وہ بھی نہیں چل سکتا۔ یا بچوں طریقہ صحیح بخاری میں ہے۔ انا لا نبی بعدی و سیکون خلفاء۔ اس میں شبہ نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ خلفاء ہوں گے۔ تو حضور نے لفظ خلفاء سے صراحتاً مطلق نبی کے نفی فرمادی۔ اگر کوئی بھی آنے والا کسی قسم کا نبی تھا۔ تو اس کو مستثنیٰ فرماتے۔ چھٹا طریقہ لم یبق فی النبوة الا المبشرات (بخاری و مسلم یعنی حصص نبوت سے کچھ بھی سوائے عمدہ خوابوں کے باقی نہیں ہے۔ تو اس سے صاف طور پر ظنی بروزی وغیرہ نبی کی نفی فرما کر ثابت فرمایا۔ کہ میری امت کے صالحین سچی خوابیں دیکھا کریں گے۔ نہ یہ کہ وہی خوابیں بنا کر ان کو اثبات نبوت کا سلاح بنائیں گے۔

کما فضل المرزا ساب (صاحب) ساتواں طریقہ ابن عساکر راوی ہیں کہ

حضرت آدم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔ اور انہوں نے جواب دیا۔ قال آدم من محمد قال آخر ولد من الہ نبیاء یعنی حضرت آدم نے جبرئیل سے پوچھا کہ محمد کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنے انبیاء تمہاری اولاد میں ہونگے ان سب کے آخر میں یہ تمہارے بیٹے بنی ہونگے۔ اس روایت میں کوئی بناوٹ میرا نہیں کی نہیں چل سکتی۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ حقدار انبیاء ہونگے خواہ غالی مرتبہ خواہ کم خواہ ظلی خواہ برزخی خواہ طفیلی خواہ غیر طفیلی سب کے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہونگے۔

ناظرین! احادیث مذکورہ اور ختم نبوت کے طریقوں کے بیان سے کس قدر روشن ہو رہا ہے کہ حضور نے عقیدہ ختم نبوت کو اس قدر ضروری اور اہم بالشان سمجھا تھا کہ متحد و اصحاب سے مختلف اوقات میں طرق شنی سے بیان فرمایا۔ تاکہ کسی کم علم اور ناقص الفہم کو بھی اسکے سمجھنے میں کوئی عذر نہ رہے۔ مگر قادیانی مبلغ اپنی کھائی کی دھن میں جو اس باختہ ہو گئے ہیں۔ کہ علم احادیث صحیحہ قطعہ کے مقابلہ میں لافنی الاعلیٰ یہ قول پیش کرتے ہیں۔ اور لا صلوة الا لبفاحۃ الکتاب کو دکھاتے ہیں (باقی دارد) (محمد حنیف از کوٹ مہن)

باب الفقه

مسائل صیام رمضان

ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن رمضان مبارک کے روزے ہیں اور ہر مسلمان مکلف پر فرض قطعی ہیں۔ جو ان کو فرض نہ سمجھے وہ بالاتفاق کافر ہے۔ اور غیر عذر شرعی کے ان کے ترک والاحت گناہ گار ہے۔

مسئلہ۔ رمضان المبارک کا چاند نظر آجانے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے۔ اگر آسمان پر ابر یا غبار ہو۔ تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی شہادت کافی ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام باندی ہو۔ اسی طرح شوال کے چاند کے لئے دو مرد آزاد اور عادل یا ایک مرد اور دو آزاد عادل عورتوں کی گواہی لفظ مشہدات کے ساتھ شرط ہے۔ اور اگر مطلع صاف ہو۔ تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کے لئے ایک بڑی جماعت ہونی چاہیے۔

مسئلہ۔ روزے میں نیت کرنی شرط ہے۔ بغیر نیت کے روزہ ادا نہیں ہوتا۔ رات کو دل میں یہ ارادہ کر لینا چاہئے۔ کہ میں کل روزہ رکھوں گا۔ اگر رات کو نیت نہ کی ہو۔ تو دوپہر سے قبل نیت کر لینا چاہئے۔

مسئلہ۔ زبان سے نیت کرنی کچھ ضروری نہیں لیکن کہہ لینا انسب ہے۔

مسئلہ۔ قضا اور کفارہ کے روزے کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ روزہ رمضان میں قصداً کوئی دوا یا غذا کھانے اور پیئے سے قضا لازم آتی ہے۔ اور کفارہ بھی۔ اسی طرح وطی کرنے سے بھی فاعل اور مفعول دونوں قضا لازم آتی ہے۔ اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر استطاعت نہ ہو۔ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ دو روزہ وقت بیٹ بھر کر یا بقدر صدقہ فطر کے دے دے۔

مسئلہ۔ اگر ایسی چیز کھائے جو دوا یا غذا نہ ہو مثلاً کاغذ یا کنکر وغیرہ تو قضا روزے کی واجب ہوتی ہے۔ کفارہ لازم نہیں آتا۔

مسئلہ۔ اگر بھول کر روزے میں کچھ کھائے یا پی لے یا وطی کرے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ اگر بالقصد دھوپیں کو حلق میں پہنچا دے۔ جیسے حقہ پیئے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر کلی کرنے میں بے اختیار مانی حلق میں آئے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قضا لازم آتی ہے۔ کفارہ نہیں۔ اور اسی

طرح اگر گمان غروب آفتاب کے افطار کیا۔ بعد میں دن نکل آیا۔ یا گمان رات کے سحری کھائی۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ صبح ہو گئی تھی۔ تو قضا لازم آئیگی کفارہ نہیں مسئلہ۔ اگر کان میں پانی ڈلے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر نیل ڈالے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۔ لباس پہنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور حق سے بھی۔

مسئلہ۔ اگر مرد اپنی پیشاب گاہ کے اندر پانی یا تیل پہنچائے۔ یا کسی مرض مثلاً سوزاک وغیرہ کے باعث پھپھکاری ہوے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر عورت اپنی شرمگاہ میں پانی یا تیل پہنچائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ۔ سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ سرمہ حلق میں اتر آوے۔ اور کھٹکار میں اس کا اثر پایا جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ۔ نیل لگانے اور نہانے اور خوشبو لگانے اور نہانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ اگر بانی میں آدمی غوطہ لگائے۔ لیکن منہ اور ناک کے راستے سے پانی داخل نہ ہو۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ۔ اگر ایک سو فی عورت سے وطی کرے۔ تو روزہ اس کا جاتا رہتا۔ اور کفارہ لازم نہیں آئیگا۔ لیکن مرد پر کفارہ لازم آئیگا۔ اگر جبراً عورت سے وطی کرے۔ تو عورت صرف قضا لازم آتی ہے۔ لیکن مرد پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر عورت (عورت میری مراد صرف بیوی ہے) کا بوسہ لیا یا مس کیا کیا اور منسل ہو جاوے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور قضا لازم آتی ہے کفارہ نہیں۔

مسئلہ۔ اگر بے اختیار فحشاء آجائے۔ اگرچہ کثیر ہو۔ روزہ نہیں ٹوٹتا اگر قصد آتے کرے۔ منہ بھر کے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر قے منہ بھر کے نہیں ہوئی۔ تو امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ہایہ سے کسی قول

مٹی تریحیم ثابت ہوتی ہے۔ اگر تھے کو خلق میں پھیر کر لے جائے۔ تو امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک روزہ نہیں پڑھتا۔ ہدایہ میں اسی قول کو ترجیح دی گئی ہے۔
مسئلہ۔ اگر رات کو غسل کی حاجت ہو۔ اور حالت جنابت ہی میں صبح ہو جائے۔ تو کچھ کراہیت روزے میں نہیں آتی۔

مسئلہ۔ ایک دن میں ایک مسکین کو ایک دن سے زیادہ کا فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔ لیکن ایک دن میں کئی مسکینوں کو ایک ایک دن کا دینا جائز ہے۔ اگر ایک مسکین کو تیس دن تک ہر روز ایک دن کا فدیہ دیدیا کرے تو یہ فدیہ الٹ ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ۔ افطار کرنے میں تعجیل کی بہت تاکید ہے۔ بعد اس کے کہ آفتاب یقینی طور پر غروب ہو جائے۔ افطار میں تاخیر کرنا بہت بُرا ہے۔ صحیحین اور ابو داؤد و ابن ماجہ کی حدیث سے یہ ثابت ہے۔ کہ تاخیر کرنا افطار میں دین کی خرابی کا اور اہل اسلام کے مغلوب ہونے کا سبب ہوتا ہے۔
مسئلہ۔ نزلہ کے سبب بعض آدمی ناک میں تہی ڈالا کرتے ہیں۔ اس سے روزے میں کچھ خلل نہیں آتا۔ ہاں اگر تہی میں کوئی دوا لگا کر استعمال کی جائے۔ یا تیل یا پانی تہی کے ذریعہ سے دماغ کو پیچھے۔ تو روزہ ٹوٹ جائے۔
مسئلہ۔ عورت کا بوسہ لینا۔ اگر اس بات کا خوف ہو۔ کہ بیاب ہو کر

وطی کر بیٹھے گا۔ تو مکروہ ہے۔ اور جو اس امر کا خوف نہ ہو۔ تو مکروہ نہیں ہے۔
مسئلہ۔ مسواک کرنا روزے میں خواہ نوال سے قبل یا بعد ہرگز مکروہ نہیں ہے۔
مسئلہ۔ کسی کھانسیکھانسی یا دلیقہ دریافت کرنا خواہ وہ ذرا سا تک ہی کیوں نہ ہو بغیر ضرورت مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ عینی شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے۔ کہ جس عورت کا شوہر بد مزاج ہو۔ اور وہ اس کے خوف سے کھانا اچکاتے وقت ہنک چکے ہوں۔ تو مکروہ نہیں ہے۔ اور اسی طرح بچے کے لئے جو کھانا تیار ہوتا ہو۔ اس کا چکھنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ۔ جو آدمی بیمار ہو۔ اور بیمار ایسی ہو۔ کہ جس کے روزہ رکھنے کے

سبب بڑھ جانے کا خوف ہو۔ تو جائز ہے کہ روزہ ماہ رمضان کا نہ رکھے لیکن جب تندرست ہو جائے۔ تو جس قدر روزے نہ رکھے ہوں قضا کرے۔ لیکن اگر ایسی بیماری ہو۔ کہ جس میں روزہ رکھنا مضر نہ ہو۔ تو روزہ چھوڑنا ہرگز جائز نہیں مسئلہ مسافر یعنی جو قصد سفر تین دن یا زیادہ کا کرے اور منزل ایسی ہوں کہ جن میں تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہو۔ تو اس صورت میں جائز ہے کہ روزہ ماہ رمضان کا نہ رکھے۔ مگر رکھنا افضل ہے۔ اور جتنے دن نہ رکھے مقیم ہونے پر قضا کرے۔

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت روزے رمضان کے نہ رکھے۔ جب پاک ہو جائے۔ جس قدر روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرے۔ مسئلہ اگر شیخ فانی کو طاقبت آجائے۔ تو جتنے روزوں کا فدیہ دیا ہے۔ ان کی قضا لازم آئیگی۔ ہر نصف صاع کا وزن ایک سو پینتیس تولہ ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے شہر کے سیر کے تولوں کا حساب کر کے ادا کرے۔

سِلکِ حوامر

ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان قطب العارفین سند الموحدین آقائی و مولائی مرشدی شمس العارفین مصباح المقرئین حضرت خواجہ محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سیالوئی نورانیہ مرقدہ (ازمراۃ العاشقین منہ رحمہ صاحبزادہ غلام فرید لیکن ال صلحہ کجرات)

ملفوظ اول

حضرت خواجہ شمس العارفین غیب نواز سیال شریف کی قدسوی شیعہ نصیب ہوئی۔ اس وقت مولوی غلام محمد گجراتی و سید خیر شاہ پنڈ و اور دیگر اہل طریقت حاضر جلسہ تھے۔ روزہ کی نسبت ذکر چلا۔ شمس العارفین نے فرمایا۔ روزہ دو قسم پر ہوتا ہے۔ ایک صوری دوم معنوی۔ صوری وہ ہے کہ کھانے پینے اور جماع کرنے سے صبح سے شام تک اپنے آپ کو بچا یا جاوے۔

اور روزہ معنوی وہ ہے کہ جب گرسنگی اور تشنگی غلبہ کرے تھوڑا کھائے۔ اور کبھی
استنہا باقی ہی ہو کہ کھانا چھوڑ دے۔ اسی طرح تشنگی کو پوری طرح دور نہ کرے۔
اور سالک کو لازم ہے کہ زبان اور حواجز کو منہا ہی سے بچائے رکھے۔ مابور جو
شخص روزہ رکھے اور باوجود صائم ہونے کے عیبت اور جھوٹ اور سخن چینی
میں نہمک ہے۔ اہل طہارت کے نزدیک اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(کنز فی مرآۃ العاشقین فارسی صفحہ ۱۵)۔
ملفوظ نمبر ۲۔

شعبہ کے دن سادت قدوسی حاصل ہوئی۔ نیاز درویش و کریم شش نو مسلم و
دیگر اہل طہارت حاضر مجلس شریف تھے۔ طہارت اور نماز کا ذکر ہو رہا تھا۔ خواجہ
شش اعارفین نے کریم بخش نو مسلم کی طرف منہ کر کے کلمہ طیب و کلمہ شہادت
و کلمہ تحجید کے معانی بیان فرمائے شروع کئے۔ بعد ازاں حضور غریب نواز نے
ترتیب وضو و غسل تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جب حالت جنب ہو۔ غسل کرنا
لابدی ہے۔ نو مسلم مذکورہ نے عرض کی کہ قبلہ ہندوؤں کے مذہب میں
ہر روز غسل کرتے ہیں۔ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ روزمرہ کا غسل طہارت
باطن کیلئے کچھ فائدہ نہیں کرتا ہے۔ اے درویش جان تو اور آگاہ ہو۔ کہ طہارت کی دو
انقسام ہیں۔ طہارت ظاہر و باطن۔ طہارت ظاہر وہ ہے کہ واسطے ادائے نماز
و مثل اس حسب امر شریعت وضو کرے۔ اور جب جنب ہو غسل کرے۔ اور طہارت
باطن یہ ہے کہ دل کو اوصاف رویہ مثل تکبر و حسد و بغل و غضب پاک کر کے
خدا کی طرف مشغول ہو۔ طہارت ظاہر بدون آب و خاک پاک محال۔ لیکن
طہارت باطن بجز تزکیہ نفس و تصفیہ قلب حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ پھر
سندی شعر ارشاد فرمایا ہے

جے ہونہائیاں پُن تے دُڈاں مچھیاں

جے ہوجتیاں ستیاں تے پچھے بِلداں خصیاں

سید محمد سعید نے عرض کی کہ قبلہ اوقات صلوٰۃ خمسہ ارشاد فرمائے۔
غریب نواز نے ارشاد فرمایا۔ نماز فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب

تک ہے۔ اس کے اداے میں تاخیر مستحب ہے۔ جتنا اسفار مستحب ہے۔ نماز طہر کا وقت زوال آفتاب سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دو گنا سایہ ہونے تک ہے۔ اداے نماز طہر میں ایام گرامیں تاخیر مستحب ہے۔ نماز طہر کے بعد نماز عصر کا وقت ہوتا ہے۔ یعنی بعد از نماز عصر میں تاخیر مستحب ہے تا آنکہ قرص آفتاب متغیر نہ ہووے۔ مغرب کا وقت بعد از غروب آفتاب شفق کے غائب ہونے تک ہے۔ اور وہ ایک قسم کی سفیدی ہوتی ہے جو شفق کے بعد افق میں ظاہر ہوتی ہے۔ اداے مغرب میں تعجل مستحب ہے۔ ہر ایک وقت میں اور ہر موسم میں اور نماز عشاء و وتر کا وقت غروب شفق سے صبح صادق تک ہے اور نماز عشا کی تاخیر ثلث شب تک اس طرح افضل ہے۔ کہ رات کی ۶ ساعت کے بعد سے رات کی ۹ ساعت تک اداے کر دے۔ بعد ازاں حضرت شمس العارفین نے نماز کے متعلق ارشاد فرمایا۔ نماز دو طرح پر ہوتی ہے۔ ایک صوری دوم معنوی۔ صوری نماز وہ ہوتی ہے۔ جسے حسب امر سر شریعت محمدیہ شرائط و آداب کے ساتھ بجالاوے۔ معنوی وہ نماز ہوتی ہے۔ کہ ماسوی اللہ سے ترک اختیار کرے اور بحضور حق تعالیٰ عزائمہ وجل برائہ متوجہ ہووے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ ارکان نماز تین قسم پر ہوتے ہیں عقلی۔ قلبی۔ قولی مثل قرأت فعلی مثل قیام و رکوع و سجود وغیرہ جمیع حرکات۔ قلبی مثل حضور قلب یعنی تمام ماسوی اللہ سے منہ موڑ کر پوری پوری طبع خدا کی جناب میں متوجہ ہووے۔

ذوق طاعت بے حضور دل نیا بدیچ کس
طالب حق را دل حاضر دریں درگاہ پس

پس اصغیا کے نزدیک بدون حضور قلب کے نماز جائز ہی نہیں ہوتی ہے چنانچہ حدیث میں مذکور ہے۔ لا صلوة الا بحضور القلب۔ اس حدیث کے معانی چند طرح پر آئے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہی ہے کہ کامل ثواب نماز کا بدون حضور قلب محال نہیں ہو سکتا۔ بعض کے نزدیک برکت نیت نماز حضور قلب شرط ہے۔ اور بعض کے نزدیک بجز حضور قلب نماز

جائز ہی نہیں ہوتی ہے۔ مولا الذکر شارح ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

ملفوظ سوم

مرآۃ العاشقین صفحہ ۱۴۹ میں مذکور و مطور ہے۔ حقہ کی نسبت حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی کا ملفوظ شریف حسب ذیل ہے حضور لامع النور ارشاد فرماتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حقہ کا پتہ پیدعت ہے۔ بعض علماء مکروہ تحریمہ کہتے ہیں۔ لیکن میرے گمان میں تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لئے کہ حقہ اپنے والا جتنا حقہ پہنچا ہے۔ اتنا ہی وہ یاد الہی سے دُور رہتا ہے۔ اور اس کے مُنہ سے بدبو قائم رہتی ہے۔ اور اذکار کی لذت زائل ہو جاتی ہے۔ بنا بریں مردانِ اتقیاء اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور نیچے کے ارد گرد جو کچھ لپیٹے جاتے ہیں۔ پھر حقہ نوش اس کو ترک کرتا ہے۔ پھر حقہ کشاں ہر روز اس کپڑے پر اپنے ماتھے لگاتے ہیں۔ وہی ماتھ اپنے دامن کو لگاتے ہیں۔ کس طرح یہ فعل ان کا درست ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جس جگہ حقہ موجود ہو۔ اور اکثر فرمان جہاں وہاں پر جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اکثر اقوال غیر مشروع بک دیا کرتے ہیں پھر ارشاد فرمایا۔ کہ مولوی غلام رسول ساکن گروٹ جس جگہ حقہ نوشوں کا جگمگاؤ دیکھتے کئی کئی دفعہ ان کو السلام علیکم کہتے۔ اور پھر فرماتے ہلے خبیث برائے خدا مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ ایک دن مولوی غلام رسول گروٹ سے عند المفاات استفسار کیا گیا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ حقہ سے زیادہ پرہیز کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ تمام گناہوں کا امام حقہ ہے۔ اور جس جگہ حقہ موجود ہو۔ احتمال ہے کہ پوست بھی وہاں پر موجود ہوگی۔ جہاں پوست ہے۔ احتمال ہے وہاں پر بھنگ اور افیون بھی ضرور ہوگی۔ جہاں بھنگ و افیون ہوگی احتمال ہے کہ وہاں پر شراب و کباب بھی ضرور ہوگی۔ علیٰ هذا القیاس حقہ انسان کو گناہوں کے گرداب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ اور حقہ نوش کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور گناہوں کی سیاہی دل پر غلبہ کرتی ہے۔ اور نور ایمان کا حقہ نوش سے برطرف ہو جاتا ہے۔ پھر خواجہ شمس العارفین نے یہ شعر ارشاد فرمایا۔

ہر گناہ زنگے است بر مرآتِ دل !
 دل شود زین زنگ ہما حور و مجل !
 پھر ارشاد فرمایا کہ ایک عالم دین متین شہر چنیوٹ میں سکونت رکھتا تھا۔ اور وہ حقہ بھی نوش کیا کرتا تھا۔ ادا اکثر علم کے اہل کے ساتھ حقہ کے باب میں بحث کرتا اور غالب آتا۔ اتفاقاً ایک روز موضع شیخ جمیل میں مکان شیخ محمد غوث کے آکر قیام پذیر ہوا۔ محمد غوث مذکورہ صاحبِ کرامات بزرگ تھا۔ اور حقہ نوشی کو مکروہ خیال کرتا تھا۔ عالم چنیوٹی نے اپنے غلام کو حقہ تازہ کرنے کے واسطے کہا۔ غلام نے حقہ تازہ کر کے عالم کے آگے رکھا جب حقہ پینے لگا۔ آواز نہ آئی۔ عالم نے غلام کو دوبارہ حقہ درست کرنے کے واسطے کہا۔ غلام نے دوبارہ حقہ اور نے اندر سے صاف کر کے عالم کے آگے رکھا۔ پھر بھی حقہ سے آواز نہ آئی۔ عالم نے کہا کہ حقہ کی بحث حلالیت کے لئے تین موضع شیخ جمیل آیا ہوں۔ لیکن شیخ محمد غوث نے اپنی کرامت سے حقہ کی آواز بند کر دی۔ اگر علم سے بحث کرو۔ تو بحث کروں۔ جب دسترخوان عالم کے آگے طحام کے لئے بچھا یا گیا۔ تب عالم نے ہاتھ دھوئے کیلواسطے پانی طلب کیا۔ تو محمد غوث صاحب نے فرمایا کہ حقہ کے پانی ہی سے ہاتھ دھونا کافی ہے۔ عالم صاحب اس بات کو سنکر شرمسار ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ توبہ کرتا ہوں خداوند! اب حقہ کے نزدیک نہ جاؤں گا۔

ملفوظ چھارم

شب شنبہ سعادت قدیمی حاضری ہوئی۔ مولوی نور الدین سکندر الیانی و نور مصطفیٰ قریشی و امام بخش نذر بردار و کریم بخش نو مسلم و دیگر یارانِ طریقت حاضر مجلس تھے۔ عالی جناب صاحبزادہ خواجہ محمد الودین رحمۃ اللہ علیہ حضرت ثانی صاحب نے عرض کی کہ یا حضرت۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ مہراج میں فرمایا۔ یا ولدِی قدیمی صمد علی رقتک و قدماک علی رقاب کل ولی اللہ۔ پس جب غوث اعظم اس سعادت سے موصوف ہوئے۔ تب ارشاد فرمایا کہ

رسول پاک کا قدم میری گردن پر اور میرا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر۔ ہر ایک نے اس واقعہ کو مان لیا۔ لیکن شیخ صنعان نے انکار کیا۔ کیا یہ واقعہ صحیح ہے۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ شیخ صنعان کا یہ ذکر معتبر کتابوں میں نہیں دیکھا گیا۔ بلکہ مولانا جامی نے تلخیص الانس میں اور علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں فرمایا ہے۔ کہ جب حضرت غوث الاعظم منبر پر وعظ فرمایا کرتے تو تین ہزار عالم ناز اور تین سو ولی مکمل حضرت موصی کے وعظ میں موجود ہوتے تھے۔ ایک دن حضرت موصی نے فرمایا۔ کہ قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گردن پر اور میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔ پس اسی وقت ایک مرد کامل نے قدم مبارک آنحضرت کا پکڑ کر اپنے دوش پر رکھ لیا۔ پس جب کہ ہزاروں علمائے دین و صوفیائے کرام نے تسلیم کر لیا۔ شیخ صنعان کا انکار کرنا ثابت نہیں ہو سکتا۔

ملفوظ پنجم

شب دوشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ مولوی منظم دین مروروی وسید الشیخ حاجی پوری و پیر غلام محمد سیال و مہر محمد بخش سہرا سکنہ لیہ دیاران دیگر حاضر جلسہ تھے۔ خواجہ خواجگان مولینا خواجہ محمد سلیمان صاحب غریب نواز تونسوی کے زید و مجاہدہ کا ذکر مہربان تھا۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ کہ حضرت خواجہ تونسوی غریب نواز اپنی دائرہ مبارک کے نکلنے کے وقت سے قبل سے خواجہ نور محمد مہاروی سے بیعت حاصل کی۔ اخیر عمر تک خواجہ تونسوی کی یہ حالت رہی۔ کہ گرسنگی و تشنگی و سبجائی (کہ یہ بھی صوم معنوی ہے) سے خالی نہ رہے۔ موسم سرما میں چارپائی خالی پر سو با کرتے۔ کبھی کبھی جائ نماز پاؤں کی طرف بچھاتے۔ اور حضرت خواجہ تونسوی کی چارپائی کھجوروں کے پتوں کی رسیوں سے جُبی ہوئی ہوتی تھی۔ اکثر اوقات حضرت خواجہ تونسوی دوزانو جلوس فرمایا کرتے۔ میں وجہ دونو پنڈلی مبارک اور دونوں پاؤں مبارک سخت اور مائل بہ سببائی تھے۔ گاہے مربعہ جلوس فرماتے۔ اور کبھی ایک پاؤں پر جلوس فرماتے۔ اور کسی خیریت کیلئے ڈھاسن نہ لگاتے۔ اور پیوہ جات سے کچھ نہ تناول فرماتے۔ مگر شمرہ درخت اراک اور یہ بھی سنت حضرت گنج شکر بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ بھکھڑا دل فرماتے۔

صناعت کے یہاں ترم کو رہا کرنے عالم لایات تروان طے تھے

او بنیت بٹ کہ

اور خواجہ تونسوی کے اور اذکار بہت زیادہ تھے۔ مگر نماز تہجد و اشراق چاشت۔ بہت رکعت۔ صلوٰۃ اظہارین بعد مغرب کے ادا فرمایا کرتے تھے۔ اور ان کے علاوہ دن رات اور اور اذکار و اشغال میں مشغول و مصروف رہا کرتے تھے۔ بعد ازاں حضرت مولانا محمد علی شاہ لکھنوی کے زہد کا ذکر شروع ہوا۔ خواجہ شمس الدار فین نے فرمایا کہ سید محمد علی شاہ صاحب لکھنوی کامل مرد تھا۔ اور زاہد تھا۔ چھ سال اجمیر شریف درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری میں آب کشی کرتا رہا۔ پھر پاک پٹن میں حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے واسطے آیا۔ اور اسی سال حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی بھی پاک پٹن تشریف لائے۔ سید محمد علی شاہ لکھنوی نے بخدمت خواجہ تونسوی عرض کی کہ یا حضرت مجھے بیعت کیجئے۔ خواجہ تونسوی نے ارشاد فرمایا کہ حید چرس بیعت کی مخالف تمہارے وجود میں موجود ہیں۔ جب تک ان سے آنا نہ نہیں ہو گئے۔ منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے ہو۔

۱۸، تم منصب نوابی پر موصوف ہو۔ جو شخص خود نواب ہو۔ دوسروں کو اپنی نظر میں کمتر خیال کرتا ہے۔

۱۹، تم قاری ہو۔ جو شخص خود قاری ہو۔ دوسروں کو غلط خوانی پر موقوف کرتا ہے۔

۲۰، تم خود عالم ہو۔ جو شخص عالم ہو۔ دوسروں کو جاہل خیال کرتا ہے۔

۲۱، تم سید ہو۔ اگر کوئی شخص بہت زیادہ علوم حاصل کرے۔ مگر سید نہیں ہو سکتا۔ جب سید محمد علی نے تمام کلمات طبقات حضرت خواجہ تونسوی کی زبان فیض ترجمان سے سنے۔ تو زار زار رونے لگے۔ آستانہ عالیہ کے درویشوں نے سمجھا یا۔ کہ سویت لے سید یہ تمام کھلی باتیں تمہاری تلقین کے واسطے ارشاد فرما رہے ہیں۔ ہشامیر بائیں اور گوش برکش سے سنو۔ سید محمد علی شاہ مذکور نے عرض کی کہ یا حضرت تمام باتیں نکال کر صاف دل سے اور سچی ارادت خدمت والا میں حاضر ہوا ہوں۔

جب خوجہ تونسوی نے صادق طالب خیال فرمایا۔ تب اپنے ہاتھ پر
بجیت فرمایا۔ اور پھر اور اداؤ کا مناسب حال ارشاد فرما کر حجرہ واحد
میں بٹھلایا۔ پھر چند مدت کے بعد منصب عالیہ خلافت سے سرفراز
ملفوظات شریف کا فارسی سے اردو میں ترجمہ
صاحبزادہ غلام فرید لیکن دل ضلع گجرات۔

رمضان المبارک

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن حدّے و بنیت من
الہدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان
موریطاً او علی سفر فعدّۃ من ایام اخذ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر ولتکملوا العدۃ والتکبیر واللہ علی ما ھدکم ولعلکم
تتشکرون۔

دنیا پر ظلمت و جہالت چھا رہی تھی۔ بندوں نے خدائی احکام بھلا
دئے تھے۔ لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے تھے۔

غیرت حق کو حرکت ہوئی۔ اور اس نے عرب کے ریگستان سے سرور
کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نئے کیمیا دیکر بیچوت فرمایا۔
چونکہ صرف مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اس میں اجتماعی احکام
بھی ہیں۔ جو نوع انسان کے لیے زندگی کی ہر حالت میں مفید ہیں۔
رمضان شریف میں قرآن مجید کا نزول ہوا جس نے تمام دنیا کو امن و سلامتی
اور آزادی کا پیغام دیا جس نے امت مسلمہ کو شہداء اعلیٰ الناس کا ثمرہ جانفزا
سنایا۔ دنیا کے تمام مذاہب کا روئے سخن اپنی ہی قوموں کی طرف مخصوص
رہا۔ لیکن اسلام اور قرآن کا روئے سخن تمام بنی نوع انسان کی طرف ہے
ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن رمضان المبارک کے روزے ہیں۔ اور
ہر مسلمان مکلف پر فرض قطعی ہے۔ خداوند کریم اپنے کلام پاک میں ارشاد

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۵۔

”صوم“ کے معنی نخت میں مطلق امساک کے آتے ہیں۔ مگر شریعت میں اس کا اطلاق ایک مخصوص حالت پر ہوتا ہے یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک طعام و شراب اور لذتِ جماع وغیرہ سے پرہیز کرنے کا نام روزہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو حلالی احکام پر چلکر اپنے دین و دنیا کو سدھارنے کی فکر کرتے ہیں۔ رمضان کے دیگر مسائل کسی دوسری جگہ درج کئے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ تنہائی سلسلہ جاری رہیگا۔ خدا ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۶

نظم

(از مولوی عبد المجید صاحب بھیروی)

میں کیا کہوں کہ کیا ہے رمضان کا مہینہ ۱
بیشک شبہ یہ ہے حسان کا مہینہ ۲
وہ ماہ ہے یہ کہ جس میں قرآن نازل ۳
زیبا ہے اس کو کہنا قرآن کا مہینہ ۴
لیل قدر ہے مخفی راہی دنوں کے اندر ۵
ہے اس قدر معظم اور شان کا مہینہ ۶
لاکھوں عہدے ہیں اس میں ذاتِ خدا سے صل ۷
ہے بالیقین یہ قربتِ جانان کا مہینہ ۸
مستغفروں کے اس میں مجھے ہے جسمِ ساقی ۹
یہ ہے مہِ سعادی۔ عطران کا مہینہ ۱۰
ابلیس قید ہو کر رہتا ہے ان دنوں میں ۱۱
ہے یہ بکاؤ دہائیم شیطان کا مہینہ ۱۲
صدوم و صلوة سے جوڑتے ہیں اس میں غافل ۱۳
ہے ان کے حق میں حسرت و ارمان کا مہینہ ۱۴
تقدیس و تسبیح اس میں کرو کہ یہ ہے ۱۵
قدوس کا مہینہ سبحان کا مہینہ ۱۶
صل کرو صفائی ہے یہ مہِ مکرم ۱۷
نظمِ حیرم و ترکیبِ حسان کا مہینہ ۱۸
پھیر نہ در سے سائلِ مسکین کو کہ یہ ہے ۱۹
عزباد اقرار اس میں کرو نوازش ۲۰
اکرامِ ضیف و عزتِ ہمان کا مہینہ ۲۱
ہے یہ عطا و شفقت و احسان کا مہینہ ۲۲
فصلِ خدا کی بارش و باران کا مہینہ ۲۳

باقی شہر پر کیوں اس کو نہ ہو تفضل یہ ماہ ہو جبکہ اس شہر شہابان کا مہینہ
شعبان میں نکالے شاخیں پڑے نکلیں بدیل کو چھوٹے والے رمضان کا مہینہ
کرے عجیب لوتہ اور حسب منجبت والے
اس میں کہ ہے مصافی عصیان کا مہینہ

کارروائی جلسہ سالانہ حزب الانصار

جمعیت انصار اللہ بھیرہ

منعقدہ ۲۶ و ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء

لبدارت عالی جناب داعی المخلوق مبلغ اعظم قدوة السالکین حضرت
مولانا حافظ سید پر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری مدظلہ العالی
(مرتبہ شیخ غلام احمد صاحب میانوی)

ماہ دسمبر میں حزب الانصار کا جو عظیم الشان پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا
بھیرہ منعقد ہوا تھا۔ اسکی مختصر کیفیت ماہ دسمبر کے رسالہ میں درج کی گئی تھی۔
قارئین کرام کے اصرار پر اسد فیضی کا کارروائی و درج کی جاتی ہے اس
کارروائی کو حزب الانصار کے مخلص اور سرگرم کن جناب شیخ غلام احمد صاحب
میانوی نے قلمبند فرمایا تھا۔ اور انہیں مرتب کردہ مسودہ کو درج کیا جانا
ہے۔ ناظرین اس میں ادبیت کی جھلک شائد محسوس نہ کریں۔ مگر
اردو مختصر نویسی رائج نہ ہونے کی وجہ سے تقاریر کے مفصل نوٹ لینا
محال ہے۔ بہر حال جو کچھ مل سکا غنیمت ہے۔ حزب الانصار کا
یہ جلسہ علاقہ بھیرہ میں بنظیر ادراشا ندر کے محل سے قابل یادگار
ہے۔ یکم و پیش پندرہ نہارا اشخاص شریک ہوئے۔ دونوں دن ہر
اجلاس میں حاضری شاد ندر رہی۔ باہر سے تشریف لائے والے ایسے
حضرات جن کے طہام کا انتظام بلا معاوضہ حزب الانصار کی طرف
سے کیا گیا تھا ان کی تعداد بلا مبالغہ پانچ ہزار کے قریب تھی۔ انیس
ہے کہ مقررین میں بعض حضرات جنہوں کی شمولیت کا بچھوٹا وعدہ کیا تھا

تشریف لائے۔ مجدد امور گرامی حضرت مولانا محمد نصیر الدین صاحب گوی
انجام پذیر ہوئے۔ کھانے کا انتظام بسر کردگی مولوی رشید احمد صاحب گوی
و مولوی فضل حمید صاحب و قاضی نعیم محمد صاحب نہایت تسلی بخش رہا
میاں سراج الدین صاحب و مفتی محمد بخش صاحب نے جلسہ گاہ کی
آرائش اور باغ مسجد کے راستہ کی صفائی وغیرہ میں اپنی قابلیت کا
ثبوت دیا۔ قیام گاہوں کا انتظام مفتی محمد رمضان صاحب و مفتی آفتاب
احمد صاحب کی زیر نگرانی رہا۔ علاوہ ازیں کم از کم پچاس رضا کاران اپنے
فرائض میں مصروف رہے جلسہ کے معاونین کی فہرست بہت طویل ہے۔
حاکم بدر خٹب الانصار کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں
خداوند کریم ہر سال اس جلسہ کو ایسا ہی کامیاب اور اپنے مقصد میں
برآمد رکھے۔ آمین۔ (بیانہ منہند - مدیر)

کاروائی اجلاس اول - مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۳ء صبح ۸ بجے ۲۲ بجے تک

کاروائی صبح ۸ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید و نعت خوانی کے بعد
مولوی طہور احمد صاحب نے افتتاحی تقریر میں علمائے کرام کا تعارف حاضرین سے
کرایا۔ اور اثر صحبت و معیار فضیلت پر آدھ گھنٹہ وچپ تقریر فرمائی۔ اور مجلس
کی تلقین کی۔ اور جلسہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولانا سید
نذیر الحق صاحب قادری میسر بھی نے نہایت عمدہ الفاظ میں ایک گھنٹہ تقریر
فرمائی جس میں مسلمانوں کی زبون حالت کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ اور پھر اثر طریقہ سے
دعوت عمل دی۔ اسلاف کی علمی و اخلاقی حیرت انگیز طاقتوں کا ذکر فرمایا۔
محمود غزنوی کے جہادیت فودشی کے غرضت شکنی اور جذبہ توحید و اخلاص
اشار کی عظیم الشان مثالیں تاریخ اسلام سے پیش فرما کر مسلمانوں کو اسلام کے
احکام کے سامنے سر جھکانے اور پورے طور پر اللہ کے سچے اطاعت گزار
بننے کی تلقین کی۔

اس کے بعد محمد شریف صاحب نعت خوان نے نہایت خوش الحانی سے

ایک نظم در مدح صاحب صدر جلسہ حضور پر صاحب قبلہ علی پوری مدظلہ العالی
 پڑھ کر سنائی۔ اور اللہ اکبر کے پڑھنے والوں کے درمیان حضرت پر صاحب بیٹج پر
 تشریف لائے۔
حب
 تقدیر حضرت قبلہ عالم پر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہر علی الدین کلہ۔
 سچا ہے خدا اور سچا ہے اُس کا رسول اور شکر ہے کہ خدا نے ہمیں اپنے رسول
 کے نام لیاؤں میں سے بنایا۔ خدا کی نعمتیں بیشمار ہیں۔ مگر بسے بڑی نعمت ہمارے
 لئے لا الہ الا اللہ کی ہے۔ یوں تو ہر مذہب سچائی کا مدعی ہے۔ مگر دنیا میں اگر کوئی
 سچا مذہب ہے تو وہ اسلام ہے۔ کائنات اور ہرے کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔
 مگر جاہل شناخت میں غلطی کھاتا ہے۔ اسلام ہیرا ہے۔ اور وہ ہمارے ہاتھ
 میں ہے۔ باقی مذاہب کے پیرو کائنات کے ٹکڑوں کو لئے ہوئے انہیں ہیرا
 ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ہر مسلمان کو اپنے ایمان پر پختہ اعتقاد ہونا چاہیے جب
 فرقہ ہائے باطلہ باطل کی پیروی کرتے ہوئے اپنے کو سچا سمجھیں تو کیا وجہ ہے۔
 کہ مسلمان حق پر حق کا یقین نہ رکھیں۔ اسلام کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت
 یہ ہے۔ کہ پورے کی اقوام کروڑوں افراد میں سے چند ہزار قابل ترین ہستیاں
 انتخاب کر کے اپنی مجالس قانون سازی بھیجتی ہیں۔ اور ان ہزاروں میں سے بھی
 چند سو لائق ترین کا انتخاب ہوتا ہے۔ ایسی نمائندہ جماعتیں ہمارے ملک و
 دو بحث و مباحثہ کے بعد رائے عامہ حاصل کر کے ایک قانون وضع کرتی
 ہیں سارے ابھی ایک سال بھی نہیں گزرنا۔ کہ اس قانون کے نفاذ دینا پر ظاہر
 ہو جاتے ہیں۔ اور وہی جماعتیں اُسے تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ مگر
 اسلام کا بنایا ہوا قانون تیرہ سو سال گزر گیا۔ اب تک اُسی طرح واجب العمل
 نقائص سے متبر۔ اور کسی قسم کی تخریب و تغیر سے پاک ہے۔ اس سے ثابت
 ہوتا ہے۔ کہ یہ قانون انسانی طاقت سے بالا قوت کا نافذ کردہ ہے۔ جس طرح
 پہلے ادیان اور ان کی کتب منسوخ ہوئیں۔ اسی طرح ان کتب کی نہایت مستحکم

سربانی و عبرانی بھی دنیا سے معدوم ہو گئیں۔ ہندوستان میں پہلے سنسکرت تھی۔
 مگر اب وہ کسی خط میں بولی نہیں جاتی۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اس کی
 کتاب زندہ۔ اور اس کی زبان زندہ ہے۔ اور آخر اسلام ہی غالب رہے گا۔
 انجیل یحییٰ و لا یعلیٰ۔ اچھی طرح یاد رکھو۔ ہماری نجات اعمال پر نہیں۔ بلکہ
 ایمان پر ہے۔ اعمال اگرچہ صالح ہوں۔ مگر جب تک ایمان نہ ہوگا۔ اور اعتقاد
 صحیح نہ ہوگا۔ وہ سرگزشت مفید نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اپنے ایمان و اعتقاد کو
 مضبوط رکھو۔ ایمان نام ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا۔ اور
 اس کی ضد کا نام کفر ہے۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم۔ خدا کا فرمان ہے۔
 لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و اولادہ والناس اجمعین
 فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قابل غور ہے کلمہ طیب کے دو جزو ہیں۔
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پہلی جزو کے اقرار سے انسان موحّد
 بنتا ہے۔ اور دوسری کے اقرار سے مومن بن جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص تمام عمر
 لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے۔ مگر مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک محمد رسول
 اللہ کا اقرار نہ کرے۔ صرف توحید کا اقرار ہی کافی ہوتا تو شیطان راندہ درگاہ
 نہ بنتا۔ توحید پر جس طرح ایمان لانا فرض ہے۔ اسی طرح رسالت پر ایمان لانا بھی
 فرض ہے۔ سراسی میں فرق سمجھنے کی وجہ سے آج کل ہزاروں گمراہ ہوئے اور
 ہوئے ہیں۔ پڑھنے میں لا الہ الا اللہ پہلے ہے مگر عمل کرنے میں محمد رسول اللہ
 پہلے ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ دنیا میں جب قدر رسول جوت
 ہوئے۔ تا بعد ازیں کرانے کے لئے آئے۔ الا لیتطاع باذن اللہ۔
 مدینہ منورہ میں ایک شخص نے ایک حیدر آبادی بزرگ سے من حجت و لہ یزنی
 فقد جفاتی کے معنی پوچھے۔ اُس بزرگ کے ارشاد یہ ہیں نے بتایا۔ کہ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کم محبت حج کو جاتے ہو۔ کعبہ کو دیکھتے ہو۔ مگر
 حج کا راستہ تباہ کرنے والے۔ کعبہ کو دکھانے والے کو بھول گئے۔ مکہ کو
 جاتے ہو۔ اور میری زیارت سے منہ موڑ کر حج پر ظلم کرتے ہو۔ بھائیو۔
 ہمیں تو جو کچھ ملا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ملا۔

لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰہ کا اقرار اس دنیا سے جدا کر کے ہمارا رشتہ خدا سے جوڑ دیتا ہے ہر شخص یہ اعتقاد رکھے کہ خداوند کریم ہی اصلی خالق و رازق ہے سکوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس کا رزق پہلے مقرر نہ ہو چکا ہو۔ ہم رزق کے متلاشی ہیں اور رزق ہماری تلاش میں جو ملازم مستقل ہو جاتے ہیں۔ ان کو مبارکباد ملتی ہے۔ مگر کبھی کوئی یہ نہیں کہتا۔ کہ زندگی کو بھی مستقل کر لو۔ خدا پر اعتماد کرنے والے اور اسے معبود برحق ماننے والے کے لئے تو سب کچھ کا یہ بشر کافی ہے

داتا گرامی ہے تے مودی کل جہان
خزانچی اور دانا میں فرق سمجھنا ضروری ہے۔ جو خزانچی کو دانا سمجھے وہ شرک ہے۔ اسلئے عالم اسباب کو دانا سمجھ لینا شرک ہے
دانا کھانڈے رب داتے کندے کھا داکھٹ
انہیں گلیں ستھریا جاندا می جوڑ جیٹ

بہاء الدین آلئ رحمۃ اللہ علیہ کئی سال غار میں خلوت گزیرے۔ اور دونوں وقت ان کو غار میں کھانا غیب سے پہنچتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو قوم موسیٰ کے من و سلویٰ سے زیادہ نعمتیں ملیں ہیں۔ جیوانوں کو خدا پر اعتماد ہے۔ انہیں کھانے کو مل جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم جیوانوں سے بھی بدتر ہو چکے ہیں۔ خدا پر اعتماد نہیں رہا۔ اور مخلوق کے حدود و اوزاروں سے رزق طلب کرنا غار نہیں سمجھتے۔ کلمہ کی دہری جزو محمد رسول اللہ ہے۔ محمد کے معنی ہیں حمد کیا گیا۔ احمد و شکر میں بڑا فرق ہے۔ شکر کا لفظ عام ہے۔ تمام خلقت کے لئے بولا جاتا ہے۔ مگر حمد صرف خدا کے لئے ہے۔ جسے الحمد للہ رب العالمین حضور کا نام پاک بھی حقرہ سے خالی نہیں۔ بدترین دشمن بھی اگر بُرائی کرنے لگے تو پہلے حضور کا نام پاک زبان سے لیگا۔ جس کے معنی ہیں حمد کیا گیا۔ توفیق کیا گیا۔ اس کے بعد ہر کچھ وہ کہے۔ لایعنی تمہارا جیگا۔ اور محمد (پاک و امی) قرآن (محمد ہی سمجھئے) رسول اللہ صفت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کی کوئی حد نہیں ہے۔

آج کل بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ کو جسے نہ بڑھاؤ۔ ہم کہتے ہیں کہ حد کا علم کس کو ہے؟

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور کسی نے کیا ثوب کہا ہے؟

محمدؐ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جائے

شریعت میں تو سب سے حقیقت میں خدا جلنے

ما اھل بہ لغیر اللہ کے مسئلہ میں کم سمجھی کی وجہ سے کئی لوگ ہلاک ہوئے کہتے ہیں مکہ غیر اللہ کا نام نہ ہو مشرک ہو جاؤ گے۔ حالانکہ قرآن مجید میں بار بار کئی جگہ خداوند کریم اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ کا ذکر فرماتا ہے۔

فالوحیبتنا اللہم ودسولہ اور فاذا نزلنا جوب من اللہ ودسولہ۔ اعتناء اللہ ودسولہ ان لوگوں کے مفہوم اعتقادات کی بنا پر خداوند قرآن

مجید میں شریکیت پائے جاتے ہیں بعض لوگ حجاج کے واقعہ کو خواب تعبیر کرتے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسماء پر حالت سباری میں جانا

محال سمجھتے ہیں جبرین کے ہوائی جہاز تو نہ اڑوں میں اٹھا کر اتر سکیں۔ مگر خدا کو یہ طاقت نہیں۔ جبرین کے ہوائی جہاز تو سینکڑوں میل ایک گھنٹہ میں جا

سکیں۔ اور وہ خدا جو ایک لمحہ میں روشنی کو ایک لاکھ چھینیا سی نہ اڑا سکیں۔ سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جانے پر قادر نہ ہو۔ پورے سائنس

دانوں کی باتیں عقل میں سما جائیں۔ مگر حجاج کا واقعہ سمجھ میں نہ آئے۔ میرزا جی بھی حجاج کے منکر ہیں۔ جبرین کی طاقت پر دوز کے تو وہ بھی قائل ہوں گے۔

شاید ان کے نزدیک جبرین کا مرتبہ خدا سے بڑا ہے۔ ملحد یہ کہتے ہیں۔ کہ بزرگان دین گھر میں بیٹھے دنیا کے حالات سے کیسے واقف ہو سکتے ہیں۔ مگر

آج کل بے تاریخ ریسائی اور بے تاریخ تصویر اور آوازوں و راگ کا ہزاروں میل پر پہنچ جانا قابل تعجب سمجھا نہیں جاتا۔ یورپ اپنے کمال علم کے دریوہ

سے ایسا کر سکتا ہے۔ مگر خداوند کریم ان کے نزدیک الہیا کرنے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ اولیاء اللہ کے شکر اور انگریزوں کے معتقد ہیں۔

قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر کا ذکر ہے جس نے آگہی کی
تھیک کے اندر سینکڑوں من کا بوجھل تختہ بلقیس کا سینکڑوں میل سے
حاضر کر دیا۔ ایک نبی کے غلام میں بیعت۔ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک آن میں آسمان و زمین کے سب کی طاقت نہ ہو معاذ اللہ۔ شکرین مخرج
سختہ میں۔ انہیں اپنے ایمان کی خبر لینی چاہئے۔

آج کل سنے سنے و عیان نبوت پیدا ہو رہے ہیں۔ اور باب نبوت کو بند
نہیں سمجھتے۔ سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی درود
مجازی یا حقیقی کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ تم جمل کے دعویوں کو دیکھئے
ان میں اور سچے نبیوں میں فرق ظاہر ہے۔ دنیا میں جس قدر نبی آئے سب کا نام
مفرد تھا۔ اکیدا تھا۔ وہ کسی دوسرے ہم جنس کے غلام نہ کہلاتے تھے۔ نہ آدم۔
موسیٰ عیسیٰ۔ نورج۔ یونس علیہم السلام سب کے اسماء دیکھ لیجئے۔ مگر جھوٹے
کا نام دیکھئے غلام احمد۔ پس جس کا نام اکیدا وہ سچا اور جس کا نام دوسرا وہ جھوٹا۔
جتنے کیسے نبی ہوئے۔ سب کا کوئی استناد نہ تھا۔ و علمائہ من لدنا علما۔

ان کا علم علم لدنی ہوتا تھا۔ کرب و کتاب کا تعلق اس سے نہ ہوتا تھا۔ مگر میرزا
غلام احمد کے کسی استناد و سہم نے مختاری میں قیل ہوا۔ اور کئی اشخاص سے علم
پر حقار ہوا۔ ایسے جھوٹے نام انبیاء نے ابتداء ہی میں مبعوث ہوتے ہی
نوراً کہا۔ انی رسول اللہ الیہ۔ جو شخص زینہ بہ زینہ ترقی کرے و جھوٹا ہے
میرزا پہلے نور دنیا پر مہدی۔ مورت۔ کرشن اور آخر میں آکر کہا۔ کہ میں نبی
ہوں۔ اس سے جھوٹے ہونے کے لئے یہ دیں کافی ہے۔ جتنے پیغمبر دنیا میں
گذرے ان کا زندگی پر عیب رہی کسی نے کبھی جھوٹ نہ بولا۔ مگر

میرزا براہین احمدیہ میں حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرتا ہے۔ اور براہین احمدیہ
کو میرزا علی جواب کتاب اور الہامی کتاب ملتے ہیں۔ اور جو شخص اس کے وقایع
کو رو کرے۔ اس کے لئے میرزا نے انعام مقرر کیا ہے۔ مگر خود ہی انرا
ادام میں اس کا رو کیا اور وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ دنیا کے سامنے
پیش کیا۔ علاوہ اس کے جھوٹ بیٹھا رہی۔ جتنے پیغمبر آدم علیہ السلام

لیکر آجنگ آئے ان کے نام کا دوسرا پتھر نہیں آیا میرج کے نام پر
کا آنا غلط ہے۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ طلب العلم فی صیئۃ علی کل
و مسلمۃ فرض کا تارک گناہ کار اور منکر کافر ہوتا ہے۔ مسلمان کا فرض ہے
کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے اور محدثین کے مکر و فریب سے انہی اولاد کو بچائے
یہ سب جمالت کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ورنہ ایسے محدود کو کبھی فرض نہ ہوتا۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سوا و اعظم کی پیروی کرو۔

چھوٹے مکر و ہول دانے بوجہ حدیث شیطان کا شکلا بوجھے ہیں۔ یہیں
جدید تعلیم یافتہ لوگ اولڈ فیشن کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ دنیا کی ہر شے خیر عذۃ
ہوتی ہے۔ مگر مذہب دی قدیمی رہنا چاہئے۔ بھائی ہم بھی پرانے۔ سہارا تہس
بھی پرانا۔ سہارا خدا بھی پرانا اور خدا ہمارا خاتمہ اسی پر کرے۔ آمین۔

ہمیں تحفارت سے کہتے ہیں یہ مذہبی آدمی ہیں۔ مگر حدیث جب مرجا
ہیں۔ ان کے وارث غسال کو بلاتے ہیں۔ سورۃ یسین پڑھواتے ہیں۔
اور نماز جنازہ کی تیاری ہوتی ہے۔ زندگی بھر مذہب سے نفرت اور مرے
وقت مذہبی رسوم۔ انہیں شرم سے ڈوب مرنے چاہئے۔ آج کل ایک
نیا فرقہ پیدا ہوا ہے۔ جو کہتا ہے کہ اہل مسلم سب کھلائیں جتنی شافعی
مانگی وغیرہ نہ کہلاؤ۔ یہ سب تفرقے ہیں۔ لاہور میں ایک شخص سے کہی
پوچھا۔ تمہارا نام کیا ہے۔ کہا عنایت علی۔ باپ کا نام۔ کہا آدم علیہ السلام
اس پر دونوں کا مکرر ہوتا رہا۔ مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ ایک بازاری
عورت کا لڑکا تھا۔ اور حرام زادہ تھا۔ اس لئے باپ کا نام بتانے سے
مخدور تھا۔ اور مجبوراً کہتا تھا۔ آدم علیہ السلام۔ بھائی ہمارا باپ تو موجود ہے
ہم تو حنفی مسلمان ہیں۔ جو حرام زادہ ہو۔ وہ بیچارہ مجبوراً عنایت علی کی پیروی
کرے گا۔

اس کے بعد جناب مولانا مولوی طہور احمد صاحب بگوی نے مختصر تقریر
میں جلسہ کے اغراض و مقاصد مسلمان بھیرہ کی دینی کمزوریاں۔ اور دارالعلوم غزنیہ کی
حالت پر روشنی ڈالی۔ اور جلسہ بعد دعائے خیر بجائے طعام پر خواست ہوا۔

تلاوت
لائے
ست
سب
میں
کے
نزدیک
بقیہ
اس
ذاکر
نوحہ
سورہ
کی
سورہ
کے
کے
تیز

کارنامی احلاس دوم

مورخہ ۶ دسمبر بعد نماز شہر تا نماز عصر

سب سے پہلے مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ساکن پدھرٹ نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب ملکائوی ممبر ریشرف لائے اور اپنے مخصوص انداز میں ایک گھنٹہ وعظ فرمایا جس سے حاضرین سن محظوظ ہوئے آپ نے فرمایا۔

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھو کہ یہ آپ کے فرمایا۔
لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ مومن۔ منافق اور کافر۔ ان میں سے منافق
سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ منافق کا کام ہر مجلس میں شامل ہونا ہے۔ اس جلسہ
میں عالم اور سید جمع کئے گئے ہیں۔ یہ تمام بزرگ آپ کو خدا سے ملانے
کے لئے آئے ہیں۔ مومن بنو کر کیے۔ دھرم پو یا دھرم راج اگر امام حسین اور
زید کا مقابلہ دیکھیں ہو۔ تو آپ امام حسین کے لشکر میں شامل ہونیکے لئے
برقرار ہو گئے۔ مگر امام حسین کے مرشد یعنی قرآن سے منہ موڑے ہوئے
شیعہ مذہب میں سب سے زیادہ عبادت مرتبہ خوانی وسینہ کو یہ ہے
اس کے مقابل میں نماز و روزہ ہیج ہے۔ مگر یاد رکھو۔ اہل سنت کے ہاں شیعہ
ذاکروں کے خیموں میں واقعات تشننا اور ایسی مجالس میں شرکت کرنا حرام ہے
نوحہ خوان عام طور پر چھوٹے قصبے بیان کرتے ہیں۔ اور ان قصوں کا راوی
سولے سرداران لشکر زید کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ان مشعوں میں اہل سنت
کی سخت توہین کی جاتی ہے۔ مثلاً عام طور پر ایسی مجالس میں پڑھا جاتا ہے
جاں جہاز حینی بیڑا دیا کر بلا
تختے نال نہ تختہ رکیا سارا زہر گیا

نخنہ نال نہ تختہ رکیا تارار ٹہر گیا
شیعوں کی عقل پر افسوس ہے۔ کہ اہل بیعت کی محبت کا دعویٰ کر کے اس قسم
کے اشعار سن کر سر دھنستے ہیں جیالا کہ امام حسین علیہ السلام نے شریعت اسلام
کے جہاز میں اپنی اولاد کو سمجھا کر اُسے دریائے ظلم میں ڈالا۔ اور کر بلا کے
تین سے نہایت خوبی کے ساتھ ملاجی کے فرائض ادا کرتے ہوئے اُسے خدا

کی رضا کے ساحل پر لگا دیا۔ دنیا احسن وافرین کہہ اُٹھی۔ صبر و رضا
 توکل و ابتر کی داد فرشتوں نے دی۔ مگر ظالم نوٹہ خوان یہ کہتے ہیں۔
 کہ جہاز ایسا ڈوبا کہ اس کا تختہ سے تختہ علیحدہ ہو گیا۔ العیاذ باللہ۔ یہ
 حملہ امام حسین علیہ السلام پر ہے۔ لے کر وہ اہل سنت۔ لے کے محبانِ اہل
 بیت ایسی تجاس میں شریک ہو کر ان کو رونق نہ دیا کریں۔ ورنہ قیامت کے
 دن عذابِ تمہا سے سروں پر ہو گا۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
 امتِ محمدیہ کو سن کر جا بھٹے۔ زیرِ خنجر بھی امامِ عالی مقام نے
 نمازِ قضائے کی۔ اور وقت وصال بھی قرآن و روزبان تھا مگر افسوس
 آج کل کے پیروں اور سیدوں کی حالت قابلِ رحم ہے جس کے پاس
 کتنے شکاری۔ دس بس نفقے اور بھنگ و شراب کے دور ہوں۔ وہ
 سید اور پیر اور حضرت۔ اور جس کے پاس قرآن کریم تسبیح و مصلیٰ ہو
 وہ ملوث۔ ملاقات وغیرہ۔ مگر سیدوں کو بے دین آپ نے کیا ہے۔ آپ کو
 شریعت کی پرواہ نہیں۔ سادات کی اندھا دھند تعظیم اور پیر کی صحیح
 شناخت میں غلطی کرنے کی وجہ سے آئیے ایسے لوگوں کو سر پر چڑھا لیا
 ہے۔ بیدین پیڑوں کی اگر تعظیم نہ کریں۔ تو انہیں بھی اصلاح کا خیال
 ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص مہار پر اڑتے۔ پانی پر چنے۔ اور آگ پر لیٹے
 مگر شریعت کے خلاف ہو۔ اس کے سر پر چوٹے لگانے چاہئیں۔ وہ
 شیطان ہے۔ اولیاء اللہ کی سب سے بڑی پہچان اتباعِ شریعت ہے
 اور یہی کوئی ہے جس پر حق و ناحق کی تمیز ہو سکتی ہے۔ آج رواج اور
 شریعت کی جنگ ہے۔ رواج کو یزید اور شریعت کو امام حسین سمجھو۔
 اور اپنے دلوں میں انصاف کرو۔ کہ تمہیں کس کا ساتھ دینا چاہیے۔
 آج جو لوگ رواج کی دروسم کی پابندی پر اڑے ہوئے ہیں۔ وہ در
 اصل یزید کی فوج کے سپاہی ہیں۔ اور شریعتِ اسلام کو شہید
 کرنے کے لئے ہوئے ہیں۔
 "گرفرق مراتب یعنی زندگی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقربا و

احباب دوستی رکھنا شیوہ ایمان ہے۔ ازدواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی
 مائیں ہیں۔ ان کی تعظیم ہم پر فرض ہے۔ مومنوں کے سراج اور افضل البشر
 بعد الانبیاء و سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام امتوں کے اعمال سے ابوبکر صدیق کا نامہ
 اعمال دُرّی ہوگا۔ حضرت امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ ابوبکر صدیق
 کو رسول کریم نے فرمایا۔ اے صدیق۔ تم میری آنکھوں۔ کانوں اور دل کے
 جاجا ہے۔ ایسے جلیل القدر صحابی کو گالی دینا دراصل رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو گالی دینا ہے۔ ایسے ایسی مجالس میں جہاں تبرا ہو۔ ان سے بچنا تمہارا
 فرض ہے۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین سے کہا۔ کہ آج شریعت کی ملامتی اور
 ترکِ رواج کا عہد کرنے والا کون ہے۔ خلاف شریعت رسوم و اسراف کو ترک
 کر نیکا عہد خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر کرنے والے اپنے مزم کا اظہار کریں۔ اس پر
 جمیع حاضرین نے آئینہ شریعت کی یابندی اور رسوم و رواج کے ترک کا
 اقرار کیا۔ اسوقت مجمع میں بڑا جوش تھا۔

تقریر حضرت پیر سید جامع علی صاحب علی پوری

بھائیو! یہاں شیعوں کے متعلق مولوی صاحب تقریر کر رہے تھے۔ جن میں
 ایک تحصیلدار صاحب شیعہ تھے۔ انہوں نے ایک سید تھانہ دار پر اعتراض
 کیا۔ کہ سید ہو کر سنی ہو۔ اُس نے جواب میں کہا۔ کہ آپ سے پہلے جو تحصیل
 تھے۔ ان کا کیا نام تھا۔ نام بتانے پر پوچھا۔ کہ ان سے پہلے کون تھا۔
 غرض پانچ چھ نام پوچھنے کے بعد کہا۔ کہ آپ اگر آج سے پچاس سال
 پہلے کے تحصیلدار کے فیصلوں کی مثالیں نکال کر ان کی غلطیاں درست
 کرنے لگو۔ تو آپ کو لوگ کیا کہیں گے۔ تحصیلدار نے کہا کہ یا گل بھائیو! میں
 نے کہا کہ افسوس پچاس سال کی غلطیاں نکالنے والا تو یا گل۔ اور تیرہ سو
 سال کے پیرائے فیصلوں اور ان کی مسلوں کی ورق گردانی کرنا تو
 آپ کے نزدیک صاحب ہوش و حواس ہو سکتا ہے۔

تلك امت قدر خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون
عما كانوا يعملون۔

شیعوں کے مذہب میں گالی نکلانا عبادت ہے۔ وہ مذہب بھی
کبھی سچا ہو سکتا ہے جس میں گالی نکلانا عبادت ہو۔ حضرت امام حسین
علیہ السلام کو یزیدوں نے ایک دفعہ شہید کیا۔ یہ برس سال شہید کیا
کرتے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ کے ایک مجتہد سے ایک شخص نے پوچھا۔
شہداء تو قرآن مجید نے زندہ قرار دیا ہے۔ امام حسین علیہ السلام
کو آپ بھی شہید مانتے ہیں۔ لہذا وہ زندہ ہونگے۔ مگر روزنا پشیا تو مرد
کے لئے ہوتا ہے پھر آپ لوگ ماتم کس کا کرتے ہیں؟ مجتہد لاجواب ہو گیا۔
شیعوں کو شرم نہیں آتی۔ کسی کے باب کی کوئی توہین کرنے۔ یا بیعتی
سے شہید کر کے پھر وہ نقل کریگا۔ یا اسے چھپا لینگا۔ شیعوں نے
پاس اگر غرض نہ تھی۔ تو شہداءوں سے ہی سیکھ لیتے۔ برس سال دسہرہ کا
تیوار منایا جاتا ہے۔ مگر اس میں رام چندر کی فوج اور راون کی شکست و
ذلت کا اظہار ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ بھی یزید کا مجسمہ بناتے یا یزید کی
ذلت کا نقشہ دنیا کو دکھاتے تو کس قدر حق بجانب سمجھے جاتے۔ اور
اہل سنت بھی ایک دوجہ تے لگانے کے لئے پہنچ جاتے۔ مگر غضب
تو یہ ہے۔ کہ ماتم کے رنگ میں توہین اہل بیت و تدبیر خاندان نبوت
اور یزید کی فتح و نصرت کا ڈنک بجا یا جاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت پر صاحب نے نماز کی فرضیت اور احکام اسلام
کی متابعت پر زور دیا۔ اور جلسہ نماز عصر کیلئے دعائے خیر کے بعد برخواست ہوئے۔
کارروائی اجلاس سوم

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء بعد نماز عشاء بمقام جامع مسجد
سارٹھہ آٹھ بجے تلاوت قرآن مجید و ذلت خوانی کے بعد حضرت
مولانا مفتی عطا محمد زتوی کا ڈیڑھ گھنٹہ میراث و عطا ہوا جس میں مولانا
مدوح نے اولیاء اللہ کی کرامات۔ مدارس دینیہ کے احیاء کی ضرورت۔

دینی غیرت کے فقدان اور اصلاح رسوم پر زبردست تقریر فرمائی جس سے
قلب تڑپ اٹھے۔ مولانا مہدوح کا انداز باریق نہایت دلچسپ اور پراثر
ہوتا ہے۔ بعد ازاں مولانا سید ولایت شاہ صاحب گجراتی نے
بہن گھنٹہ ایسی عمدہ تقریر فرمائی کہ لوگ اپنے کانام نہ لیتے تھے۔ مجلس پر
محبت کا عالم طاری تھا۔ آپ نے محضک و شراب نوشی ملعونوں اور
شریعت سے غافل پیروں کی خوب خبری۔ میرزا سیت ورفض کے پرچے
اڑائے۔ اثر صحبت اور فوائد علوم دینی اور مدارس دینیہ کی ادا و کفی
طرف موثر الفاظ میں توجہ دلائی۔ اور رات کے ایک بجے جلسہ بعد دعا
خیر بخیر است تھا۔

کارروائی اجلاس ہمام

مورخہ مارچ ۱۳ صبح ۸ بجے ۱۲ بجے تک
سب سے اول تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت خوانی ہوئی رہی۔ بعد ازاں
اصلاح رسوم۔ ترقی تجارت اور دینی تعلیم پر جناب مولوی ظہور احمد صاحب
گجراتی نے ایک گھنٹہ زبردست اور مدلل تقریر فرمائی۔ اس سے بعد
مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب ساکن کوٹا مارٹیشیج پرتشرف تھے۔

تقریر مولوی ابوالقاسم محمد حسین صاحب اصل کوٹا مارٹ

حضرت! ہم باہمی سے ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جبکہ اسلام پر
ہر طرف سے حملہ ہو رہا ہے۔ مذہبی و سیاسی تکالیف میں ہم گھر چکے ہیں۔
امت میں تفرقہ پڑ چکا ہے۔ نئے نئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ ان
تمام مصائب کو اندرونی فتنوں نے زیادہ مہیب بنا دیا ہے۔ مذہم فتنوں
زیادہ خطرناک فتنہ و مراثیت ہے جس کی وجہ سے باپ سے بیٹا الگ اور
بیٹا باپ سے الگ ہو چکا ہے۔ میرزا بیٹوں کے نزدیک چالیس کروڑ مسلمان
عالم کافر ہیں کیونکہ باپ کا موقع نہیں۔ کہ باپ کا جنازہ میرزا بیٹا پر چھنے
سے انکار کر دیتا ہے۔ عورت کا مقام ہے۔ میرزا صاحب کے آئے سے

ملت اسلام کو کس قدر خسارہ پہنچا۔ اور اس نام کے بیچ نے کس قدر میچائی کی میرزا صاحب کا فتویٰ ہے کہ "تم پر حرام ہے کہ کسی مفسر مکتب یا متروک کے پیچھے غار پڑھو۔" میرزا صاحب اپنے نہ مانے والوں کو زانیہ عورتوں کی اولاد بتلاتے ہیں۔ تمام دنیا کی گالیاں جمع کی جائیں۔ تب بھی اس گالی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ہماری نیکیو کار اور صالح ماٹوں کو ایسی غلیظ گالی دی گئی۔

من یشاقق الرسول الایہ میں حق اور باطل کا امتیاز بتایا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت ۲۷ گروہوں میں تقسیم ہو جائیگی وہ تمام دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ اور اس ناجی گروہ کا نشان امتیازی یہ بتلایا ہے۔ ما انا علیہ واصحابی اور علیکم بالجماعۃ۔

اتبوا سواہ الاعظم۔ یعنی وہ گروہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔ اور سب سے بڑا سواگا۔ میرزائی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں۔ مگر ایت میں ایسے منکرین کا نشان دہن ہے۔ غیر سبیل المؤمنین بتلایا گیا ہے۔ مومنوں کا راستہ چھوڑ کر غیر راستہ اختیار کرنے والے گمراہ ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر القرون قونی ثم الذین یدعون ثم الذین یونہم۔ پس اس کو سنی ہے بہتر کوئی کوئی مومن نہیں سکتی۔ تو بات خیر القرون میں نہ تھی۔ وہ میری ہے۔ جمہور مسلمین اور سوا اعظم اسلام خیر القرون کے لوگوں کی اتباع و اتقانیت قائم رہیں گے۔

اس کے بعد مولانا ممدوح نے فقہ طبریزی پر اقامہ دینی کے سوا بخری۔ سیالکوٹ میں محرمی۔ مختاری کے امتحان میں قیل ہوا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت وغیرہ کے حالات بیان کر کے میرزا ابوں کو چیلنج دیا۔ کہ وہ میرزا کو تنجی انسان ثابت کر دیں۔ اور حسب ذیل امور کا حوالہ پیش کیا۔

"میرزا صاحب نے کتاب براہین احمدیہ کے اشتہار میں اعلان کیا۔ کہ یہ کتاب تین سو دلیل کا مجموعہ ہوگی اور کچھ اعلان کیا۔ کہ کتاب تالیف ہو گئی ہے۔ اور تین سو جزو تک پہنچ گئی ہے۔ اور لوگوں سے دس دس روپیہ

پیشگی قیمت وصول کی میرزائیوں میں اگر ہمت ہے تو کم از کم موجودہ شکل میں یہ
 قہر و خرد والی کتاب دکھادیں۔ ورنہ یہ تسلیم کریں کہ میرزا صاحب نے
 جھوٹ بولا۔ اور صرف جھوٹ ہی نہیں بلکہ لوگوں کو نہایت چالاک اور ٹھکی
 کونا۔ براہین احمدیہ اس وقت ۳۵ جڑوں کی موجود ہے۔ بقایا ۲۶۵ جڑوں کہاں ہیں۔
 جس کے متعلق صنوب پر لکھتے ہیں: "ہم نے صد ہا طرح کے فتور و کھنکھار
 اس کو مرتب کیا۔" اور صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں: "کہ ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو
 تالیف کیا ہے۔ کہ ۳ سو دلائل پر مشتمل ہے۔ اس سے اسلام کا کیا تباہ
 و جلاں چمکیگا۔" "پائٹل جلد اول پر لکھا ہے۔ کہ پہلے یہ کتاب ۵۴۵ یا ۵۴۶
 جزو... قیمت دس روپے... مگر تالیف تین سو جزو تک پہنچ گئی ہے۔"
 لے عقل والو! انصاف کرو۔ میرزا صاحب نے تین سو جزو کا چھکے لے کر
 کھنکھار کر مخلوق خدا سے روپیہ بٹور لیا کیا نبی کی یہی شان ہے۔ اس اعتراض
 کو دل میں رکھ کر میرزائی معلوم کریں۔ کہ کیا میرزا راست باز انسان ہے۔
 خیال لقرون میں یہی عقیدہ تھا کہ قسم کی نبوت کا دعویٰ کافر ہے۔ اور مسئلہ
 نبوت بند ہے۔ مگر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ انا خاتم النبیین
 لانی بعدی میرزا خود صامتہ البشری صفحہ ۲۰ و ۲۱ پر ختم نبوت کا اقرار کیا ہے۔
 ختم نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے۔ کہ کتاب اللہ ناطق ہے۔ اور سنت
 اجماع امت گواہ ہے۔ میرزا قادیانی نے ازائہ اوام میں ایک ہزار روپیہ
 کا انعامی اشتہار شائع کیا جس میں یہ بتایا۔ کہ توفی کے معنی اس لئے موت اور
 کسی معنی میں استعمال نہیں ہو سکتے۔ مگر دین عرصہ چھ سال سے اعلان کر رہا
 ہوں کہ میرزائی اس معاملہ میں مجھ سے فیصلہ کریں۔ اور ایک ہزار روپیہ کسی
 معتبر کے پاس جمع کرا دیں۔ مگر صد لے کر بخیر است۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء کے
 اخبار اہل گوجرانوٹر میں مکتوب مفتوح بنام میرزا محمود احمد بھی شائع کیا۔
 قادیان میں پھیل نہیں۔ مناظروں میں للکارا۔ مگر میرزائی خاموش ہیں۔
 میرزا صاحب نے خدا سے آخری فیصلہ مانگا۔ چنانچہ صمیمہ باریق القلوب
 میں خدا کی بارگاہ و عدالت آسمانی سے ان الفاظ میں فیصلہ طلب کیا۔

”اگر میں سچا ہوں۔ تو ضرور تین سالوں کے عرصے میں کوئی نشان دکھلا تا کہ
سجید القنطرت لوگ قبول کرتے۔ اگر یہ نشان نہ دکھایا۔ تو میں کاذب و
دجال..... جوزی سن ۹۰۲ھ سے جوزی سن ۹۰۳ھ تک آیا نشان
جوانانی تصرف سے باہر ہو۔ لے خدا میں تجھے گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے
شئیں صادق نہ سمجھوں گا۔ انج۔ کیا کوئی میرزائی بنا سکتا ہے۔ کہ ان تین
ساتوں میں کوئی نشان ظاہر ہوا۔ اگر نہیں ہوا۔ تو آسمانی فیصلہ کو قبول
کرتے سے انکاری کیوں ہیں۔“

اس کے بعد مولانا صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح اور ڈاکٹر عبدالحکیم
کی پیشینگوئی کے واقعات بیان فرمائے۔ اور بعد ازاں حضرت پیر سید
حافظ مولانا جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری شیخ پر
تشریف لائے۔ اور اعلان فرمایا کہ اگر کوئی میرزائی میرزا کو مسلمان
ثابت کرے۔ تو اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے
بعد حضرت پر صاحب قبلہ نے دو گھنٹہ وعظ فرمایا۔ افسوس کہ اس
کے مکمل ٹوٹ نہ لئے جانے کے بہ قوت حافظہ کی مدد سے جیدہ جیدہ

غیر سے درج کئے جاتے ہیں۔
فرمایا ”بشرِ شکم کے معنی سمجھنے میں لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔
آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا اور انبی مثل سمجھتے ہیں۔
حالانکہ کوئی انسان ایسا نہیں جس کی مثال دنیا میں موجود ہو۔ حضرت
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر میں مگر
بشوں جیسے نہیں۔ کا پرخ اور میرا دونوں پتھر ہیں۔ مگر میرا کی قیمت
لاکھ روپیہ اور کا پرخ کی ایک پیسہ۔ اس لئے کا پرخ اور میرا تو ایک جیسا
سمجھنے والا حق سمجھا جاتا ہے۔ کفار ازرا وطن یہ کہتے تھے۔ کہ انشر
یہودنا۔ پھر حضور کی شان کا انکار کرتے تھے۔ وقالوا یا ہذا المرء
یا علی الطعام ویمشی فی الہ سواق۔ اس پر خدا نے فرمایا کیف
ضربنا لک الہ مثال۔ آج کل کے ملحدین بھی کفار قریش کے ساتھ مماثلت

رکھتے ہیں۔ اور ایسی ہی باتیں کہتے ہیں۔ اور اسی کی ترویج میں ارشاد
 ثواب۔ قل انما انا بشر مثلكم یوحی الی۔ اس میں شک نہیں کہ میرا
 ظاہر تمہاری مثل ہے۔ مگر اس کی وجہ سے میری شان رسالت کا انکار
 نہ کرو۔ میرے پاس رب کی وحی آتی ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 صحابہ کو فرمایا۔ انکم مثلی۔ میرے جیسا تم میں کون ہے۔ جب اس وقت
 کوئی مثل نہ تھا۔ تو اب کہاں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ یا نساء اللہ
 لئن شئ کاحد من النساء (پارہ ۲) لے از وایع غی تم وورسری عورتوں
 کی طرح نہیں ہو۔ دنیا کی عورتوں میں تمہارا کوئی مثل نہیں۔“

ایصالِ ثواب کے متعلق فرمایا۔ ”ارواح کو ثواب بھیجا کرو جو جسم خیر
 ہے اور روح طوطا۔ چخرا ٹوٹنے سے طوطا آزاد۔ اور موت سنی دجہ سے
 روح آزاد ہو جاتا ہے۔ موت روح کو نہیں۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص
 رضی اللہ عنہ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے انبیاء اللہ کو
 ایصالِ ثواب کی غرض سے کنواں کھدوایا۔ جواب تک پیرام سعد کے
 نام سے مشہور ہے۔ قرآن نے ہمیں مردوں کے لئے دعا کرنا سکھایا
 ربنا اغفر لی ولوالدی۔ اور ربنا اغفر لنا ولوالہنا الذین
 سبقونا بالایمان مردہ ایسا ہے۔ جیسے دریا میں کوئی بہتا جا رہا ہو۔ اور
 کسی سہارے کا منتظر ہو۔ اس لئے ان کو سہارا دو۔ ایصالِ ثواب سے
 ان کی مدد کیا کرو۔ ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے۔“

زیارتِ قبور کے متعلق فرمایا۔ ”قرآن مجید میں حتیٰ ندیم المقابر سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ قبروں کا کافہ تم رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ ان کی زیارت کیسے
 ہو سکتی ہے۔ احادیث میں ہے۔ من زاد قبری وجبت لہ شفاعتی۔
 اور من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 جنت البقیع اور احد کے قبرستان میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جس
 سے ثابت ہے۔ کہ زیارتِ قبور سنت ہے۔ اور قبروں کا کافہ تم رکھنا
 ضروری ہے۔ اگر قبریں بنانا جائز نہ تھا۔ تو تیرہ سو سال کے عرصہ میں

کہوں بنتی رہیں پیغمبروں کے روضے صحابہ کے زمانہ میں موجود تھے۔
مورخ گنیں لکھتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر میں دانیال نبی
کے روضہ کی موت کرائی۔ قرآن وحدیث واجماع سے قبروں کا قائم
رکھنا ثابت ہے۔

ضرورت مرشد و اتباع مرشد کے متعلق فرمایا خداوند تعالیٰ قرآن مجید
میں ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔
اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور ہمیشہ سچوں کے ساتھ رہو۔ اس کے متعلق
مفسرین بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد روحانی معیت ہے۔ اور روحانی
معیت کا دوسرا نام رابطہ محبت یا تصور شیخ ہے۔ لوگ کہتے ہیں۔
پیغمبر کی ضرورت کیا ہے۔ جو شخص یہ کہے۔ اس کے نزدیک غالباً پیغمبر کی
استاد کی اور باپ کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ بغیر مدد و غوث کے تلے کے
کوئی جیس پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی حلوائی بغیر استاد کے باہر بن نہیں ہو سکتا حالانکہ
خداوند کریم بغیر کسی واسطہ و ذریعہ کے مٹی سے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اور ہم
کے علوم سینہ میں ڈال سکتا ہے۔ مگر یہ عالم اسباب ہے۔ شریعت کی تعلیم
علماء سے اور طریقت کی تعلیم اصفیاء سے حاصل کرو۔ ایک شخص حج کیلئے
بمبئی سے نبر کر جدہ جانا چاہے۔ دوسرا سٹیمر پر سوار ہو کر بارہ دن کے اندر
پہنچ جائے۔ اسی طرح پیر کی مثال سٹیمر سمجھ لیجئے۔ یا ایک چنبوٹی دریا میں تیر کر
بار جانا جاسکتی ہو۔ اُسے کئی برس لگیں گے۔ ایک کبوتر آکر بیٹھے۔ چنبوٹی
اُس کی ٹانگ کو چمٹ جائے۔ کبوتر اُسے ایک آن میں دریا کے پار
لے جائیگا۔ ہماری حالت چنبوٹیوں کی طرح ہے۔ اور کبوتر کو تیر سمجھ لیجئے۔
انسان بدن اور روح سے مرکب ہے۔ بدنی بیماریوں کے لئے ڈاکٹر درکار
ہیں۔ روحانی بیماریوں کے لئے پیران عظام کی ضرورت ہے۔ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تلاوت آیات تعلیم کتاب و حکمت پر مورتھے
وہاں تزکیہ قلوب بھی حضور کے فرائض میں سے تھا۔ تزکیہ قلوب اب
مشائخ کے ذمہ ہے۔ قیامت میں کسی کو مال و اولاد نفع نہ دے گی

الا من اتى الله بقلب سليم (بارہ ۱۹) مگر قلب سليم۔ ہر قلب کو سلیم بناؤ۔
 اُسے بیماریوں سے پاک رکھو۔ اور اُس کا علاج مشائخ سے کراؤ۔ یا اہل
 الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاهدوا فی سبیلہ لعلکم
 تفلحون (بارہ ۲ ربہ ۳) میں وسیلہ کی تلاش کا حکم ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ سوائے ذاتِ شریفہ
 کے اور کوئی وسیلہ کا معنی چسپاں نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد حضرت ممدوح نے
 حزب الانصار کے قائم کردہ مدرسہ عزیزیہ کی امداد کی طرف مختصر الفاظ میں
 حاضرین کو توجہ دلائی۔ وقت تنگ تھا۔ لوگ منتشر ہو چکے تھے۔ پھر بھی حضرت
 صاحب کے الفاظ کا اثر نمایاں ہوا۔ اور جلسہ میں اُسی وقت ایک سو دو سو
 نقد حیدہ اور قریباً بارہ روپیہ ماہوار کے مستقل وعدے ہوئے حضرت
 پر صاحب قبلہ نے اس رقم سے علاوہ مبلغ ۱۵ روپیہ عطا فرمائے۔ اس
 کل رقم ایک سو تین (۱۵۷) روپیہ نقد حیدہ جمع ہوا۔ اللہم زدہ۔
 نویں جلسہ چونکہ جلسہ کا مقصد محض تبلیغ تھا۔ اس لئے فراہمی سرکاری کی طرف
 توجہ نہ ہو سکی۔ ورنہ اگر پہلے اجلاس سے ہی کوشش کی جاتی۔ تو سینکڑوں
 نہیں بلکہ ہزاروں روپیہ کا جمع ہو جانا چنداں محال نہ تھا۔

کاروائی اجلاس خیم

موضوع جمعہ ۳ بعد نماز ظہر ۲ بجے سے ۴ بجے تک
 تلاوت و نعت کے بعد مولوی غلام حسین صاحب گجراتی کا وعظ ہوا جس میں
 مسلمانوں کو اصلاح رسوم و تجارت کی ترغیب دلائی گئی۔ بعد ازاں مولانا
 سید محمد عبداللہ شاہ صاحب ملکانوی کا ایک گھنٹہ زبردست وعظ ہوا
 آپ نے دینی تعلیم کی ضرورت۔ مدارس دینیہ کے قیام اور مسلمانوں
 کی دینی کمزوریوں کے تباہ کن نتائج کا مفصل بیان فرمایا۔ دورانِ وعظ میں بارہ
 روپیہ کے قریب متفرق طور پر وصول ہوئے۔ اور جلسہ دعا خیر کے
 ساتھ نماز عصر کے لئے برخاست ہوا۔

کاروائی اجلاس ششم

مورخہ سببت ۳۰ بعد نماز مغرب ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک
تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت خوانی ہوئی اور مولانا سید نذیر الحق صاحب
قادری میرٹھی شیخ پر تشریف لائے۔ اور آپ نے ایک گھنٹہ پر مغز تقریر
فرمائی۔ تقریر مولانا سید نذیر الحق صاحب دیوبند

بھائیو! اس وقت میں نے عرض کرنا ہے۔ کہ مسلمانوں کی حالت
نازک ہو چکی ہے۔ آپ ان باتوں کو کئی دفعہ سن چکے ہوں گے۔ بڑی بڑی سماں
جو مسلمانوں کو لاحق ہو چکی ہیں۔ ان میں سے دینی احساس کا فقدان نہایت
خطرناک ہے۔ گو باجسم سے روح نکل گئی۔ انجن سے بھاپ چلی گئی۔
انجن کے بیکار ہونے سے گاڑیاں بھی بیکار۔ اسی طرح آج مسلمانوں کی
زندگی سے مذہب کی روح نکل گئی۔ اور ان میں دنیوی عزت اور دینی شرف
باقی نہ رہا۔ دونوں چیزوں سے تہی دست ہو گئے۔ اقتصاد دیوبند اور مالی کمزوری
نے مسلمانوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ جو قوم اپنے پاس دولت نہیں رکھتی۔
وہ قوم عزت اور ترقی حاصل نہیں کر سکتی۔ جو سب سے زیادہ دولت مند ہے
وہی آج کل باعزت سمجھا جاتا ہے۔ مفلس اپنی عزت بلکہ اپنے مذہب کی حفاظت
سے بھی عاری ہوتا ہے۔ آج یورپ والے دولت کے نشہ میں خدا کو بھول
گئے۔ دولت کی محبت نے ان کو اندھا کر دیا۔ انما اموالکم واولادکم فلنہ
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ الدنیا جیفۃ۔ دنیا مردار ہے۔
اس میں شک نہیں۔ کہ دنیا کی محبت مسلمانوں کو بھی گمراہی میں ڈال دے گی مگر
عزیز کا مقام ہے۔ کہ دنیا سے کیا مراد ہے۔ مولانا زوم فرماتے ہیں ۵

چمیت دنیا از خدا غافل بدن

نے قماش و فقرہ و سرزند و زن

کیا واضح ترفیع ہے۔ ایک دفتر اس شعر کو بیان کرنے کے لئے کافی ہے دنیا

خدا سے غافل ہونے کا نام ہے۔ دولت مند کو اگر احکام اسلام کا خیال ہے۔ تو وہ دنیا دار نہ سمجھا جائیگا۔ حضرت خواجہ عبداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دینی جاہ و جلال۔ گھوڑوں کی تعداد کا کوئی حساب نہ تھا۔ ایک شیرازی بزرگ کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا ہے

نہ مراست آنکہ دنیا دوست دارد

اگر دارد برائے دوست دارد

مال کی طلب کنبہ کی پرورش۔ یتیمی اور یتیموں کی امداد۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے کرنا۔ دنیا داری نہیں بلکہ عین دین ہے۔ دنیا خدا کے حکموں سے منہ موڑنے کا نام ہے۔ قرآن کریم میں خدا نے ہمیں رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً سکھلایا۔ اسلام اگر دولت کمائے سے منع کرتا۔ تو احکام اسلام پر عمل نہ ہو سکتا۔ جاحلہ فی سبیل اللہ باموالکم۔ اور زکوٰۃ کے احکام۔ بیت المال کا قیام ان تمام امور سے ظاہر ہے کہ اسلام جمع مال یا طلب مال سے منع نہیں کرتا۔ اسلام جیتا ہے۔ کہ لوگ دینی دولت کے نشہ میں خدا سے غافل نہ ہو جائیں۔ مسلمانوں میں احساس زبان جاتا رہا۔ جہاد لحمیات کا جوش مٹ گیا۔ رسم و رواج کی زنجیر میں مقید ہو گئے۔ پنجاب کے مسلمانوں پر ۹۰ کروڑ روپیہ سودی قرضہ ہے۔ اور سالانہ منترہ کروڑ روپیہ سود ادا کرتے ہیں۔ جو گورنمنٹ پنجاب کے مالیہ سے کم از کم دگنا ضرور ہے۔ مسلمانوں نے یہ روپیہ قرض لیکر کون سی اسلامی خدمت سرانجام دی۔ کوئیں ہیں گئے مگر نکلنے کی کوشش نہ کی۔ اگر احکام اسلام پر عمل نہ کرتے تو اسلامی انجمنوں کی حالت زار نہ ہوتی۔ دشمنوں کے ہاتھ میں دولت ہوتی۔ اور ہتھیار دیا۔ پھر ۹۰ کروڑ روپیہ سالانہ لے کر اس کی طاقت بڑھائی۔ خدا کو ناراض کیا۔ یاد رکھو۔ سود لینا اور دینا ایک جیسا حرام ہے۔ بھائیو! اگر مسلمان ہو۔ تو ان باتوں سے باز آؤ۔ کروڑوں روپیہ بیاہ شدائیوں پر برباد ہوا۔ اب ان سبیل کو ترک کر دو۔ بہت کھو چکے۔ جو باقی ہے۔ اس کو بچاؤ۔ ہر بات میں نام آوری کی خواہش نے دینی روح فنا کر دی۔ رسوم و رواج کے ذریعہ دولت کو ضائع کر دیتے ہو۔ مگر دولت کمائے سے منہ موڑتے ہو۔ دولت کمائے کا ذریعہ

تجارت و صنعت و حرفت ہیں جس کو حائل کرنا آپ عار سمجھتے ہیں۔ آپ کو دولت بڑھانے کے نہیں بلکہ گھٹانے کے ذرائع خوب یاد ہیں۔ آخر اس کوئیں کے پانی کا خانہ ہو جائیگا۔ اور سندھ میں سین کا نقشہ نظر آئیگا۔ بد قسمتی سے ہم ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں کہ تنزل کی حد ہو چکی۔ مذہب کی روح نکل گئی۔ دلوں سے خدا و رسول کی محبت چلی گئی۔ اسلام کے کلمہ کے معنی بھی کوئی نہیں سمجھتا۔ ایک شخص کلمہ پڑھتے ہی تمام رسوم کی قید سے اچھوٹ جاتا ہے۔ وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ اے خدا آج سے میں تیرا ہو گیا۔ آج سے میں تیرا ہو گیا۔ آج سے میری گردن میں تیری محبت کا طوق ہوگا۔ کیا ہماری زندگی اسلامی زندگی ہے۔ زبان سے کلمہ اور قرآن پر ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے۔ جو آج کل رونما ہے۔ دلوں میں حب رسول اور حب صحابہ کی گرمی نہ رہی صحابہ کرام کی حالت سے مقابلہ کرو۔ کیا وہ ایسے ہی مسلمان تھے وہ سب و جوابہ تھے۔ اور ہم کسکر۔ ایک ایک صحابی کے عشق رسول کا تذکرہ کیا جا تو دفتر میں نہ سمائے۔ حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سی ڈھے تھے۔ وہ ٹوپی کبھی سر سے جدا نہ کی ایک دفعہ دشمن سے مقابلہ کرتے وقت ٹوپی سر سے گر گئی۔ دشمن دار کرنے والا ٹھا۔ جان کی پرواہ نہ کی۔ مکی و مدنی محبوب کی محبت غالب آئی۔ اور اتر کر ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لی۔ دشمن نے کہا۔ کہ زندگی سے ایسے غافل ہو۔ اور معمولی ٹوپی سے لے تمہیں جان کی پرواہ نہیں۔ فرمایا۔ یہی ٹوپی میری فتح و نصرت کا ماز ہے۔

اور اسی کی برکت سے ہر میدان میں فتح میرے قدم چومتی ہے۔
اس کے بعد حضرت مولانا نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق و پروانوں یعنی صحابہ کرام کے چند حالات نہایت درد انگیز بیان میں بیان کئے اور صحابہ کی پیروی کی تلقین کی۔ بعد ازاں حضرت مولانا مفتی عطاء محمد رتوی صاحب رتوی نے ڈیڑھ گھنٹہ اختتامی تقریر فرمائی جس میں جلسہ کے اغراض و مقاصد۔ جلسہ کی کامیابی وغیرہ کا مفصل تذکرہ کیا۔ اور حاضرین کو تمام تقاریر کا عطر و خلاصہ سنا کر ان امور کو یاد رکھنے کی تلقین کی۔ اور گھروں اور علاقوں میں جا کر دینی رُوح غافلوں کے دلوں میں بھونک دینے کی

وصیت کی۔ آخر میں مولوی ظہور احمد صاحب گوبی نے حضرات علمائے کرام و حضرت قبلہ پیر صاحب علی پوری کا شکر یہ مسلمانان بھیرہ کی طرف سے ادا کیا۔ اور تمام مہمانوں کی خدمت میں کارکنوں کی طرف سے معذرت کا اظہار کر کے تمام رضا کاروں و کارکنوں کے ایشاء و بیت کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ یہ جلسہ ہر سال مناسب و موزوں تاریخوں پر ہوا کرے۔

میراثیوں کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی

جو کہ میراثی ہر سال سیرت النبی کے جلسوں کا انتظام کر کے جب رسول کی آٹھ میں مسلمانوں کے دین و ایمان پر حملہ کر رہے ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل احادیث سے ان کے زبانی و عاویٰ جب رسول کا راز آشکارا کیا جاتا ہے۔ دراصل اسلام کے پردہ میں جس قدر دشمنی اس نو نائییدہ فرقہ نے کی ہے اس کا عشر عشر بھی کوئی آریہ اور عیسائی نہ کر نہیں سکا۔ اسلام کے ان چھبے دشمنوں نے آریہ و عیسائی معترضین کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جس وریدہ دہنی سے حملہ کیا ہے اس کی مثال ملنی

شکل ہے۔
 را، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزات نہیں دکھائے۔
 آئینہ کمالات اسلام مصنف میرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۰
 رہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں غلط نکلیں۔
 "ملے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کی اجتہادی غلطی سے محفوظ نہیں ہے
 کیا حدیبیہ کا سفر اجتہادی غلطی نہ تھا۔ کیا یامہ یا ہجر کو اپنی ہجرت کا مقام
 خیال کرنا اجتہادی غلطی نہ تھی۔ کیا اور بھی اجتہادی غلطیاں نہ تھیں۔
 جن کا لکھنا موجب تطویل ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۰) انبیاء سے بھی
 اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۳)

اسی طرح ازالہ اوہام میں اپنے زعم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیوں کا شمار کرتے ہوئے میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں یہ جو کچھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے پیشگوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا۔ وہ غلط نکلا۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں (الفضل ص ۱۹۱) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ اور قرآن کریم سے یہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے باتیں چھپاتے تھے اب دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی بعض باتوں کو لوگوں سے ابتلا سے ڈر کر چھپاتا تھا۔ اور بعض امور کو محض لوگوں کے ابتلا سے ڈر کر چھپ دیتا تھا۔ (تشمیذ الاذیان ماہ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

(۵) مرزا قادیانی (ساز اللہ) سردار دو جہاں سے افضل ہے حضرت مسیح موعود کا ذہنی ارتقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعداد دل کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔ اور نہ قابلیت تھی۔ (قادیانی ریلوے بابت ماہ جون ۱۹۲۹ء) آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت شب اور پر

چھپایا گیا (حقیقہ الوحی) رہا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی (نوذ باللہ) روح موجود نہیں۔ دنیا میں نماز تھی۔ مگر نماز کی روح نہ تھی۔ دنیا میں روزہ تھا۔ مگر روزہ کی روح نہ تھی۔ دنیا میں زکوٰۃ تھی مگر زکوٰۃ کی روح نہ تھی۔ دنیا میں حج تھا مگر حج کی روح نہ تھی۔ دنیا میں قرآن تھا مگر قرآن کی روح نہ تھی۔ اور اگر حقیقت پر غور کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح موجود نہ تھی (خطبہ خلیفہ قادیان مسند جہ الفضل مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۸۷ھ)

قادیانی مشن کا نصب العین

گزشتہ سال شش اسلام کی کئی اشاعتوں میں میرزا علی مشن کے نصب العین کی وضاحت کی گئی تھی۔ اور یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ یہ گروہ مستعمرین مغرب کے اشارہ پر اعدائے اسلام کے رویہ اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا ہے۔ اور ان کا مقصد اپنا اسلام کو غلامی و محکومیت کی دعوت دینا اور جہاد سے متنفر کر کے ان کی قوت عمل کو بیکار کر دینا ہے۔ آج چند فرید جو اس طرح کئے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی کے لئے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔

(۱) جہاد فی سبیل اللہ سے نفرت اور جہاد فی سبیل الفرنک میں شمولیت کا شوق

جو حضرت میرزا صاحب آجہانی کے مندرجہ ذیل اشعار سے

دشمن ہے وہ نبی کا جو کرتا ہے اب جہاد

دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

سُن چکے ہونگے۔ وہ خلیفہ قادیان کے مندرجہ ذیل کلمات کو منکر ضرور متوجہ ہو

”اگر خلافت کا بار میرے کندھوں پہ نہ ہوتا۔ تو میں رگڑ دے دو کر کھڑی ہو جاتا

انوار خلافت ص ۹۔ ”کیوں نہ ہو۔ میرزا صاحب آجہانی فرماتے تھے۔ میں

سلطان روم کی نسبت سلطنت انگریزی کے ساتھ زیادہ وفاداری اور اطاعت

دکھانی چاہئے۔ اس سلطنت کے ہمارے سر پر وہ حقوق ہیں۔ جو سلطان

ہیں ہو سکتے ہرگز نہیں ہو سکتے“ (کشف الخطا ص ۱)

اور میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ

کا خیر خواہ گوشت انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں

اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے۔ دوم گوشت

عالیہ کے احسانوں نے۔ تیسرے خدائے تعالیٰ کے الہام نے۔ (ضمیمہ نمبر ۲)

منسلک کتاب تریاق الفلوب صفحہ ۷۷

اس وصیت کی تعمیل کے لئے میزائی گروہ سرگرم عمل ہے۔ چنانچہ میزائی خلیفہ نے اخبار الفضل یکم اپریل مسئلہ میں اعلان کیا ہے۔ ہم حکومت کی ایسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپیہ تنخواہ پانیدلے بھی کیا کریں گے (دیں چہ شک)

ہمیں میزائیوں کے سیاسی عقائد پر اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ ہر فرقہ اپنا سیاسی عقیدہ اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ مگر یہ تو یہ ہے کہ میزائی اپنی اسلامی خدمات کا دھندلورہ کیوں پیٹتے ہیں۔ اور اپنے مخصوص فرائض اور کار خاص کی انجام دہی مبلغین اسلام کے بھیس میں کیوں کر رہے ہیں۔

۲، میز صاحب کی اسلامی خدمات۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا ہے۔ اور میں نے سمانت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں۔ اور اتھارٹس شایع کئے ہیں۔ کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ اور میری ہمیشہ گوشتش رہی ہے۔ کہ ستمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی مہدی اور مسیح مہدی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دینے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں (تاریق القلوب ص ۱۵) میز صاحب نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیکر یہ ظاہر کیا۔ کہ میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی صداقت پر کئی سو دلائل پیش کروں گا۔ اس وقت مسلمانوں کو کیا سلوک تھا۔ کہ اس مفصلہ میں کیا کچھ رکھا جا رہا ہے؟ (باقی آئندہ)

شمس الاسلام کا فتویٰ نمبر

سادہ لوح حنفی میزائوں اور شیعوں پھنڈوں میں اگر نادقیقت جہالت کی وجہ سے اپنی لڑکیوں کا نکاح ملحدین سے کر دیتے ہیں۔ اور انہی برادر ہی کو ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔ دربار رسالہ شریعت کی طرف سے ایک زبردست مدلل فتویٰ دربارہ عدم جواز مناکحت و غیرہ بار و دفع و غیرہ بیان ماہ فروری کے شمس الاسلام میں شائع ہو گا۔ اور اس مضمون پر سندوستان بھر کے چیدہ عہدائے کرام نے فتاویٰ جمع کئے جائیں گے۔ احباب کرام ہر جگہ اس کی اشاعت کریں۔ اور کئی کئی نسخے خرید کر اپنے حلقہ میں مفت تقسیم کریں۔ قیمت فی پرچہ ۶۔ یہ نمبر ایک زبردست اور مؤثر حربہ کام وائے گا۔ (نمبر جدیدہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب)

لکھنؤ

یہ پندرہ روزہ مشہور و معروف رسالہ زیر ادا رت مولینا محمد عبدالشکوہ صاحب فاضل لکھنؤی لکھنؤ سے شائع ہوتا ہے۔ اہل شیعہ کے داؤ گھاتوں کے اظہار میں تمام ہندوستان میں کافی ہے۔ اتباع شریعت کے مقصد میں بلند پایہ ہے۔ قارئین شمس الاسلام ضرور ملاحظہ فرماویں۔

لکھنؤ کاپیٹہ قیمت سالانہ

جناب مدیر

مہینہ پندرہ روزہ ہالہ ٹالہ

قصر مرزاہیت میں زلزلہ ڈالنے والا۔ مقدسین قادیان سرستہ رازوں کو افشا کرنے والا۔ اپنی طرز کا واحد جواب اخبار مہینہ پندرہ روزہ شائع ہوتا تھا۔ اب ہالہ سے نئی شان کیساتھ پندرہ روزہ شائع ہو رہا ہے۔ اہل اسلام کا فرض ہے کہ کارکنان مہینہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور ایسے موقر جریدہ کی خریداری کیلئے ہاتھ بڑھائیں۔ اس وقت قادیان کی بھٹی میں خطرناک طور پر کارکنان مہینہ جملہ آور ہیں۔ انہما حق کی پاداش میں ان کی زندگیاں معرض خطر ہیں۔ مکانِ ندائش ہو چکے۔ اثاثہ البیت برباد ہو چکا۔ محترم رفقا قتل و زخمی ہو چکے۔ مگر حق کی آواز اب تک گونج رہی ہے۔ اور ایوان میرزاہیت کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے لئے کافی ہے۔ چند سالہ نہ معاہدہ سے صبر عوام سے بچے۔

پتہ: نیچر اخبار مہینہ ہالہ ضلع گورداسپور

سفر نامہ

اپنی طرز کا زلالہ پنجابی نظم میں نہایت ہی دلچسپ سفر نامہ۔ عراق ہوتا کر دستان۔ شام و مصر و حجاز۔ مولفہ حافظہ فاضلین صاحب ہمارے ہیں۔ بغرض ریو و موصول شہر ہے۔ یکہائی چھپائی اعلیٰ مضمون و کش۔ مگر مصنف کے بعض خیالات خصوصاً حمایتِ نجد وغیرہ سے سوادِ اعظم اسلام کو اختلاف ہے۔ بحیثیت مجموعی کتاب عمدہ ہے۔ قیمت ۶ روپے ڈاک خانہ شہیدانوی ملے گا۔

فحاصلین لکھنے والا

ضلع گجرات

حادثہ ارتحال

نہایت رنج و اندوہ کیساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مقرر قوم حاجی میاں محمد سعید صاحب مہنت مرحوم رئیس مجبور جو حزب الانصار کے نہایت مخلص رکن تھے اور مدرسہ عزیز کو دس روپیہ مہوار کی امداد فرمایا کرتے تھے۔ جن کے جود و سخا سے پنجاب کی کئی انجمنیں سرسبز تھیں۔ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۳۰۹ھ کو اس دار فانی سے بعارضہ بخار رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اس کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ہمیں اس حادثہ فاجعہ میں میاں فضل الہی صاحب مہنت میاں محمد طہور صاحب و میاں عبد المجید صاحب و دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ قارئین کرام بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

فائق رتبہ

مفت طلبہ
خضاب کی جگہ ویزلین نے لے لی

کارخانہ ای۔ ایم صوفی اینڈ کو راولپنڈی کی سائی جلیہ کا نتیجہ

خضاب کی ضرورت نہ رہی

لیجے ایم بصرف زکریا اور محنت شائقہ بہت جلد و جہد کے بعد ایک قسم کی ویزلین مومہ ظفر ویزلین خیر و نیاری ہے جو سفید لوگوں کو آفاقی قدرتی بالوں کی طرح سیاہ بنا دیتی ہے۔ ویزلین مذکورہ جو شہور و اہل سطح استعمال کیجئے جلد پر سیاہی کوئی نشان باقی نہ لگے گا۔ مگر بالوں کو سیاہ کر دے گی۔ یہ ایک ایسا نیا نسخہ ہے کہ اس کے قدر دانوں کی فہرست بھڑکے عرصہ میں بہت طویل ہو گئی ہے۔ آپ بھی آزمائیے۔ اگر کوئی نقصان یا بیماری بخیر کہ بظاہر درست ثابت ہو تو نہ صرف عام واپس منگئے بلکہ ساتھ ساتھ جان بھی بڑی قیمت نہایت سہولت کی پیشکش جو کافی عرصہ تک رہے گی صرف (۵۰) گراں چاندیوں کیلئے صرف پچاس گراں آتشہارا خچر پورا کر نیکی لئے (۵۰) کوڑے لئے ہیں یہی ہم المہتر پیچھے۔ ایم صوفی اینڈ کو راولپنڈی (پنجاب) علاوہ محصور لڈاک

گودنٹ آف انڈیا سے مر جسدی سندھ محافظ آب حیات

تندرستی نہ ہو اگر غالب محففت تندرستی ہزار نعمت ہے

اطباء عالم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ سو بوند گھی کھانے سے ایک بوند خون پیدا ہوتا ہے اور سو بوند خون سے صرف ایک قطرہ جوہر بنتا ہے۔ دراصل یہی جوہر آب حیات ہے۔ تندرستی اور عیش و آرام کی زندگی وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو آب حیات کی نعمت سے مالا مال جسم میں آب حیات کی کمی واقع ہو سکے باعث انسان تمام بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تندرستی سے زمانہ حاضر میں جسم کے قیمتی جواہرات جریں، جھلما، اور سرعت انزال کی صورت میں ضائع ہو کر تندرستی کی نعمت سے انسان کو محروم ہی نہیں کرے۔ بلکہ انسانی طاقت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ تندرستی کے قدر والو!

محافظ آب حیات کے موجد انسانی ہمدی کے جذبہ متاثر ہو کر دنیا کی تمام عزیز ترین چیزوں سے کنارہ کشی حاصل کر کے اپنی ان تھک کوششوں کو جاری رکھ کر حیدر حکماء اور ماہرین حضرات کے مشورہ سے کیمیائی طرفہ محافظ آب حیات جیسی نایاب ایجاد کرے ہیں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ محافظ آب حیات کے استعمال سے اعضا و رگہ کو بے اندازہ طاقت پہنچتی ہے۔ اور لاکھ بات کی ایک بات کہ بغیر ضرورت کے بے بہا قیمتی گوشت ضائع نہیں ہوتے جسم میں طاقت اور چہرہ پر رونق و شباب لانا اس دوا کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اگر آپ کے دل میں واقعی حیرت کال بننے کی ترغیب ہے ساگر آپ پاکیزہ زندگی بسر کر سکے خواہاں ہیں۔ اور کسی حالت میں شکست اٹھا نا گوار نہیں کرتے۔ اور ساتھ ہی تندرستی کی دولت سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی کارخانہ لے۔ اہم صوفی اینڈ کو (رجسٹرڈ) راولپنڈی سے ایک روپیہ میں ۲۱ خوراک کا ایک ڈبہ قیمتی پانچ روپیہ طلب فرمائیے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو حلفیہ بیان آنے پر ایک روپیہ واپس۔ پھر نہ کہنا ہیں خبر نہ ہوئی۔ نامرد کو آن واد میں بنانا والا طلا اعظم رجسٹرڈ قیمتی بین روپیہ صرف ایک پیسہ صوفی اینڈ کو

سے حیدر فرمائیے

من الفصل الى الله

حزب الانصار ایہ غلص کارکنوں کی جماعت ہے جن کا مقصد وحید خدمت اسلام و مسلمین
مسلمان کیلئے اس کا داخلہ کھلا ہے۔ ہر وہ مسلم جس کے سینہ میں لولہ عمل موجود ہے جو ملت
اسلام کی برون خانہ میں تیار ہو کر عملی کام کرنے پر آمادہ ہو۔ اس کا فرض ہے کہ حزب الانصار میں
شامل ہو کر ایک نظام کے ماتحت سرگرم عمل ہو جائے۔

اغراض و مقاصد

(۱) اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

(۲) اصلاح و رسوم (۳) احیاء و اشاعت علوم و مینیبہ - تقسیم
طرفہ کار اسلامی علم کی تعلیم تدریس کیلئے ایسے دلائل علم کا اجرا جس میں طلباء و بنیات کی علمی
حاصل کر کے مکمل عالم مبلغ اور مفسر بن کر نکلیں۔ اور عوام کی ہدایت و تقویت میں کام
باعث نہیں بلکہ ایسا انتہائی خانہ قائم کرنا جس میں علوم و فنون و دیگر مذاہب باطلہ کی کثرت
کیا جائے جس سے مطالعہ سے بدترین و اذیتناک نظریات و خیالات عالی ہوں اور عاشقان
اس مطالعہ مستفیض ہو سکیں۔ یہاں مبلغین اور طلباء کی نظریات و خیالات عالی ہوں اور عاشقان
تقریر عام میں خصوصاً دیہاتیوں کو تبلیغ احکام الہی کریں جس سے ان کے اخلاقی و معاشرتی کمبانش
رسوم و معاملات شریعت کے مطابق ہو سکیں۔ علیہ اعراض مذکورہ بالا کی اشاعت میں ہر مہر کی سہارا
ضرورت مفروض مجاہدین کی جو مذکورہ بالا لایہ عمل کی تکمیل کیلئے ہر کارکنان حزب الانصار
کا کام تھا بنائیں یہ کام افراد کا نہیں بلکہ جماعت کے ذریعہ ہی سر انجام ہو سکتا ہے جامع مسجد

بصرہ میں دارالعلوم غزنیہ قائم ہو چکا ہے جس میں علوم غریبہ اسلامیہ کی کل تعلیم و تدریس طلباء کیلئے رہائش و
خوداک کا انتظام موجود ہے۔ جو ہر کسی سربراہ کتب خانہ کے قیام کیلئے مشکلات پیش ہیں۔ درمند
حضرات کتب خرید و وقف فراہم اس طرح سے آسانی کیلئے کتب خانہ قائم ہو سکتا ہے۔ تیار و ادارت اور
مجلس تحریک کی تعلیم تربیت خرداک رہائش کے لئے خام انتظام یہاں کیا گیا ہے۔ مبلغین یہاں میں درجہ
کے نئی زندگی کی روح پھونک رہے ہیں یہاں شمس الاسلام حزب الانصار کی طرف سے جاری ہے ان
تمام مصارف پر دوسروں پر ہوا زیادہ خرچ ہو رہا ہے حزب الانصار کے غرض نہیں کہ وہ صرف
کارکن اپنی حیثیت کے زیادہ مصارف کے متحمل ہیں بلکہ اہل اسلام کا فرض ہے کہ اس کا خرچہ
آگ میں آگ لگا کر اچھڑا دے یہ کہتا ہوں کہ آئندہ اس لئے اگر کوئی کام کرے

نیکوئی کا نشانہ
نیکوئی کا نشانہ

دعوتِ عمل

زبان شیر کی تانگ برآمد فلاں نماں

ترتیب الانصار کے مفاد و اعراض طرفہ عمل و فرق رسالہ کے تیسرے صفحہ درج ہے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سچے کہ بہ کام اسلام اور مسلمانوں کے فائدے کے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ قیوت حصہ لے دیں کہ طریقوں آپ اس اسلامی پورے کی آبیاری فرما سکتے ہیں۔ اپنی ہمواری آمد سے کچھ حصہ مقرر کروں جو ماہ بہ ماہ حزب کو پہنچا دے۔ نیز ان کے رکن بن کر دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب دے کہ اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔

(۲) اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر سب نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم عزیزیہ کے غریب و اطلبا و اوزیمہ اور شاگردوں کیلئے عطا فرمائیں جسکی تعلیم و تربیت تو راکھ رہائیں کا دوسرے حزب الانصار نے رکھا ہے۔

(۳) ہمواری رسالہ شمس السلام خریداریں کہ حزب الانصار کو اس کے مالی مصارف سبکدوشی میں آید اور سچے۔ نیز سالہ کی اشاعت وسیع کرنے کیلئے سعی فرمائیے کہ از کم کوئی گاؤں یا بازار ہے جس میں نہ جانا پتہ نہ ہو کہ رسالہ کا سراہا کسی جگہ نہا یا ایک محل عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔

(۴) یہ بھی سببیں غریب و اوارہ مسلم بچے جہاں ملیں انکو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں بھیج دیں۔ تاکہ بری صحبت کے اثر سے بچکر اسلام کے خادم بن سکیں۔

(۵) اپنے بچوں کو دی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم عزیزیہ میں بھیجیں چار سال میں مولیٰ قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ امانت مساجد کو بخود کریں کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سالہ نصاب کی تکمیل کے لئے بھیرہ میں بھیجیں۔

(۶) اہل قلم حضرات رسالہ کی قلمی غانت درج نہ فرمائیں۔ اور نچر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنے پاس سے یا خرید کر یا کتابخانہ حزب انصاریہ کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دے سکیں۔ جن جن کتب کی ضرورت ہے وہ بنیاداً استفسار معلوم فرمائیں۔

۷۔ اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کوائف سے مطلع فرماتے راکھیں اور اگر ضرورت ہو تو حزب الانصار سے مہینہ طلب و اگر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمادیں۔

۸۔ سارے آپ تبلیغ کر سکتے ہیں تو تبلیغ تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام درج کرائیں۔
العالمی خبر: ناظم حزب الانصار بھیرہ (پنجاب)

بہتمام محمد ابراہیم ریزہ و منشیہ منورہ پریس گزٹ ہار دفتر رسالہ شمس السلام بھیرہ سے شائع ہوا